مُختصر مسائل و احکام

رمضان، روزہ اور زکوٰۃ



مُرتبہ
حضرت مولانا محمد منیر قمر حفظہ اللہ

ناشر

توحید پبلیکیشنز، بنگلور (انڈیا)

مختصر مسائل و احکام

رمضان، روزہ
اور
زکوٰۃ

تحریر ابو عدنان محمد منیر قمر

ترجمان سپریم کورٹ، الخبر (السعودیہ)

توحید پبلیکیشنز، بنگلور (انڈیا)

www.ircpk.com www.mohammedmunirqamar.com

نامِ کتاب : مختصر مسائل واحکامِ رمضان، روزہ اور زکوٰۃ

تالیف : ابوعدنان محمد منیر قمر نواب الدین

کمپوزنگ : شاہد ستّار

طبع دوم : ۱۴۲۳ھ / ۲۰۰۲ء

باہتمام: توحید پبلیکیشنز، بنگلور

ہندوستان میں ملنے کے پتے

1- توحید پبلیکیشنز، ایس.آر.کے.گارڈن

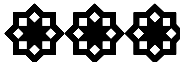
بنگلور۔فون.٦٦٥٠٦١٨

2- چارمینار بک سینٹر

چارمینا مسجد رروڈ، شیواجی نگر، بنگلور۔ا

3- میسور۔فون.۴۹۲۱۲۹

E-Mail:tawheed_pbs@hotmail.com:رابطہ



فہرستِ مضامین

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

حرفِ چند

اِنَّ الحَمدَ لِلّٰہِ نَحمَدُہ‘ وَنَستَعِینُہ‘ وَنَستَغفِرُہ‘ ،وَ نَعُوذُ بِا للّٰہِ مِنْ شُرُورِ أَنفُسِنَا وَ مِنْ سَیِّئَاتِ أَعمَا لِنَا، مِنْ یَّھدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہ‘ ،وَ مَنْ یُّضلِلْ فَلَا ھَادِیَ لَہ‘، وَاَشھَدُ اَنْ لَّا إِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحدَہ‘ لَا شَرِیکَ لَہ‘، وَ اَشھَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبدُہ‘ وَرَسُولُہ‘ .اَمَّا بَعدُ:

قارئینِ کرام !السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ماہِ رمضان ،روزہ اورزکوٰۃ کے فضائل ومسائل اوراحکام پر مشتمل ہماری ایک تفصیلی کتاب طباعت کیلئے تیار ہے،لیکن اس پر کچھ وقت لگے گا،لہٰذا ہم نے سوچا کہ اُسکی طباعت سے پہلے یہ مختصر رسالہ آپ کی خدمت میں پیش کردیا جائے۔امید ہے کہ ضروری مسائل اس مختصر انداز میں آپ کیلئے باعثِ استفادہ ہونگے۔اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو شرفِ قبولیت سے نوازے،اور ہمارے لئے اور ہمارے معاون تمام دوست واحباب کیلئے دنیا وآخرت کی نجاح وفلاح کاذریعہ بنائے۔آمین

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

رمضان کی مبارک گھڑیوں میں آپ کی نیک خواہشات اوردعاؤں کا طالب۔

ابوعدنان محمد منیر قمر نواب الدین
ترجمان سپریم کورٹ،الخبر-31952
وداعیہ متعاون،مراکز دعوت وارشاد
الخبر ،الدمام،الظہران

الخبر ،سعودی عرب

۴ر رمضان المبارک ۱۴۲۲ھ

۱۹ر نومبر ۲۰۰۱ء



مختصر مسائل واحکامِ

رمضان و روزہ

فضائل وبرکات:

[1] رمضان المبارک میں قرآنِ کریم نازل کیا گیا،لہٰذا یہ ''ماہِ قرآن'' ہونے کا شرف رکھتا ہے۔ اسکا روزہ مسلمانوں پر فرض کیا گیا ہے۔(البقرہ:۱۸۳،۱۸۵)

نبی کریم ﷺ نے روزے کو اسلام کے پانچ ارکان میں سے شمار فرمایا ہے۔(بخاری ۱/ ۵۴۹)

[2] روزہ ایک ایسی انفرادی حیثیت والی عبادت ہے،جسکے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ''روزہ میرے لئے ہے اور اسکا اجر بھی میں ہی دونگا''۔(صحیح بخاری و مسلم)

اور نبی ﷺ نے فرمایا ہے:''ایمان واخلاص کے ساتھ روزے رکھنے والوں کے پہلے تمام گناہ بخشے جاتے ہیں''۔(صحیح بخاری و مسلم)

[3] رمضان المبارک کی صرف ایک رات ''لیلۃ القدر'' کی عبادت کا ثواب ایک ہزار ماہ (۸۳سال۴ماہ) سے زیادہ ہے۔(سورۃ القدر:۳)

روزے کے فضائل و برکات اور فوائد وثمرات کے روحانی پہلو کے علاوہ اسکے طبی ونفسیاتی اور مادی فوائد بھی بکثرت ہیں۔(تفصیل کیلئے دیکھیئے: ماھنامہ مجلہ''منار الاسلام'' ابوظھبی جلد ۶ شمارہ ۹ بابت ۱۴۰۱ھ ۱۹۸۱ء تفسیر المنار علّامہ رشید رضا مصری ۲/۱۴۴۔۱۴۹ احکام الصیام ڈاکٹر مصطفیٰ السباعی ص۳۸۔۴۰)

لغوی واصلاحی معنیٰ:

[4]الصوم (روزہ) کالغوی معنیٰ ''کسی کام سے رک جانا ہے'' جبکہ اصطلاحی اعتبار سے ''صبح صادق سے لیکر غروبِ آفتاب تک پیٹ اور نفس کی خواہشات سے رکے رہنے کا نام روزہ ہے''۔
(تفسیر ابن کثیر ۲۱۳/۱، تفسیر المنار ۱۴۴/۲ فتح الباری ۱۰۲/۴،نیل الاوطار ۱۸۶/۴/۲)

سلامی یا استقبال کا روزہ:

[5]رمضان سے ایک دن پہلے استقبال وسلامی کا روزہ رکھنا یا رمضان کے آغاز وشعبان کی انتہاء میں شک کی وجہ سے روزہ رکھنا،سخت منع ہے۔(صحیح بخاری و مسلم)شک کے دن کے روزے کو نبی ﷺ کی نافرمانی قرار دیا گیا ہے۔(سنن اربعہ و ابن حبان و دارمی)

رمضان کے دنوں کی تعداد:

[6]اس بات پر پوری امتِ اسلامیہ کا اجماع واتفاق ہے کہ کوئی عربی یا قمری مہینہ (رمضان یا غیر رمضان) انتیس (۲۹) دنوں سے کم اورتیس (۳۰) دنوں سے زیادہ نہیں ہوتا۔(بدایۃ المجتہد ۹۲/۲) یہ بات نبی اکرم ﷺ سے بھی ثابت ہے۔(صحیح بخاری و مسلم)

ترکِ روزہ کا گناہ:

[7]رمضان المبارک کے روزے بلا عذرِ شرعی ترک کرنا گناہِ کبیرہ ہے۔ (کتاب الکبائر علّامہ ذہبی ص۳۹)

ہلالِ عیدورمضان کی شہادت:

[8]ایک عاقل وبالغ ،نیک خصال وصدق مقال اورقوی نظر مسلمان شہادت دے کہ اس نے چاند دیکھا ہے تو اگلے دن روزہ رکھا جائے گا۔(ابوداؤد،ابن حبان، حاکم،بیہقی،دارمی)

البتہ عید کے چاند کیلئے دو آدمیوں کی گواہی چاہیئے ۔(ابوداؤد،نسائی،دارقطنی،احمد)

[9] اگر کوئی ایسی شہادت ہو جو شرعاً معتبر نہ ہو،تو ایسے موقع پر شہادت دینے والا خواہ واقع میں سچا ہی کیوں نہ ہو،اسے اکیلے اپنی رؤیت پر عمل کر کے روزہ نہیں رکھنا چاہیئے اور نہ ہی اکیلے عید کرنا چاہیئے ، بلکہ تمام مقامی مسلمانوں کے ساتھ رہنا چاہیئے ۔(ابوداؤد،ترمذی،ابن ماجہ، دارقطنی،بیہقی)

اگر رؤیت کی غلطی کی وجہ سے رمضان کا پہلا روزہ چھوٹ گیا ہو،اور ۲۸ روزوں کے بعد شوال کا چاند نظر آجائے تو اگلے دن عید کرلیں ۔لیکن عید کے بعد ایک روزہ قضاء کرلیں ۔سعودی عرب خلیجی مما لک میں ایسا ہو چکا ہے۔(فتاویٰ اسلامیہ ۱۳۲/۲۔فتویٰ ابن بازؒ)

اختلافِ مطالع:

[10] پوری دنیا میں چاند کا مطلع ایک نہیں ہوسکتا،لہٰذا اختلافِ مطالع کا اعتبار ہوگا۔ ہر ملک اپنی رؤیت کا پابند ہے۔(المغنی ابن قدامہ ۳۲۸/۴)

جہاں چاند نظر آجائے ، وہاں سے مشرق کی جانب ۵۶۰ میل (۸۴۰ کلومیٹر) تک طلوعِ ہلال کا اعتبار ہوگا۔ (فضائل واحکامِ رمضان،مولانا عبیداللہ رحمانی ص ۸۔۱۲،جدید فقہی مسائل ص ۷۹۔۸۰)

طویل الاوقات علاقوں میں روزے:

[11] قطبین اور انکے قریبی طویل الاوقات علاقوں میں نمازوں کے اوقات اور روزے کیلئے دن رات یا سحری وافطاری کیلئے وہاں معتدل شب وروز والے علاقوں کی طرح ہی ہر ۲۴ گھنٹے میں پانچ نمازیں اور بارہ ماہ مقرر کر کے ایک ماہ کے روزے رکھے جاہیں گے۔(صحیح مسلم وشرح نووی ۶۵/۱۸/۹۔۶۶،صحیح سنن ترمذی ۲۴۹/۲،جدید فقہی مسائل ص ۸۴۔۸۶)

دعاءرؤیتِ ہلال:

[12] رمضان، عید یا کسی بھی ماہ کا چاند پہلی مرتبہ دیکھیں، تو رؤیتِ ہلال کی یہ دعاء کریں:

((اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُمَّ اَهِلَّه، عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ وَالتَّوْفِيْقِ لِمَا تُحِبُّ وَ تَرْضىٰ، رَبُّنَا وَرَبُّكَ اللّٰهُ))

(ابن حبان،دارمی،مستدرك حاكم، مسند احمد)

یا یہ کہیں:

((اَللّٰهُمَّ اَهِلَّه، عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ، رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ)) (ترمذی شريف)

[13] بوقتِ دعاء چاند کی طرف منہ کئے کھڑے نہ رہیں، بلکہ دیکھیں اور اپنی راہ لیں اور دعاء کرتے جائیں۔(مصنف ابن ابی شیبه، آثارِ حضرت علی و ابن عباس رضی الله عنهما)

نمازِتراویح:

[14] قیام اللیل، قیامِ رمضان، صلوٰۃ اللیل، تہجّد اور تراویح ایک ہی نماز کے مختلف نام ہیں، جن کی مسنون تعداد وتر سمیت گیارہ رکعتیں ہے۔(صحیح بخاری مع فتح الباری ۲۵۱/۴/۳۳/۳، صحیح مسلم مع نووی ۱۷/۶/۳)

[15] نمازِتراویح کی بڑی فضیلت ہے۔یہ نماز تمام گناہوں کے کفّارے کا سبب ہے۔(صحیح بخاری و مسلم) البتہ یہ سنت ہے، فرض نہیں۔(صحیح بخاری و مسلم) اسکی جماعت بھی سنت ہے۔نبی ﷺ نے تین دن جماعت کروائی تھی۔(بخاری و مسلم)

[16] بیس تراویح والی مرفوع روایت صرف ایک ہے اور وہ ضعیف ہے۔(نصب الرایہ

زیلعی،آثار السنن نیموی،تحفۃ الاحوذی مبارکپوری) **یہی معاملہ اس موضوع سے متعلقہ آثار کا ہے۔**(فتح الباری و تحفۃ الاحوذی و زاد المعادو نمازِ تراویح علّامہ البانی)

[17] آئمہ وفقہاء وعلماءِ احناف کی ایک معتد بہ تعداد نے گیارہ رکعتِ تراویح (مع وتر) کے ہی سنتِ رسول ﷺ ہونے کا اعتراف کیا ہے۔(عمدۃ القاری عینی ۱۷/۴،نصب الرایہ زیلعی ۱۵۲/۲،موطا امام محمد ص ۹۳ وص ۱۳۸۔۱۳۹،فتح القدیر شرح ھدایہ ۳۳۴/۱' التعلیق الممجد عبدالحی لکھنوی ص ۹۳،۱۳۸ وعمدۃ الرعایہ حاشیہ شرح وقایہ ۲۰۷/۱و تحفۃ الاخیار ص ۲۸ و حاشیہ ھدایہ ۱۵۱/۱، المرقاۃملا علی قاری ۱۷۲/۲۔۱۷۵'اوجز المسالک مولانا محمد زکریا کاندھلوی، العرف الشذی علّامہ انور شاہ کشمیری ص ۳۰۹،۳۲۹، فیض الباری ۴۲۰/۱،کشف الستر ص ۲۷'لطائفِ قاسمیہ مولانا نانوتوی مکتوب سوئم،فتح سرّ المنّان ص ۳۲۷'البحر الرائق ابن نجیم ۶۶/۲،۷۲' حاشیہ علّامہ طحطاوی بر درمختار ۳۹۵/۱' فتاویٰ شامی ۴۹۵/۱'حاشیۃالاشباہ والنظائر للحموی ص ۹'شرح کنز الدقائق ابوالسعود ص ۳۶'مراقی الفلاح ابوالحسن ص ۲۴۷'ما ثبت بالسنۃ شیخ عبدالحق دھلوی ص ۲۹۲ و مدارج النبوّۃ ۴۶۵/۱'حاشیہ بخاری مولانا احمد علی سھارنپوری ۱۵۴/۱ و عین الھدایہ ص ۵۶۲ والمفاتیح لا سرار التراویح ص ۹ مصفّیٰ شرح مؤطا مع مسوّیٰ شاہ ولی اللہ دھلوی ۱۷۷/۱)

[18] نمازِ تراویح کے بعد دوبارہ باجماعت تہجّد یا نوافل ادا کرنا ثابت نہیں،البتہ انفرادی طور پر باعثِ اجروثواب ہے۔(فتویٰ مولانا عبید اللہ عفیف ہفت روزہ اھلحدیث لاھور جلد ۲۰، شمارہ ۲۱،۱۴۰۹ھ/ ۱۹۸۹ء)

بچوں کے روزے:

[19] بچوں کو روزے رکھوانا چاہیئے ،تا کہ وہ عادی ہو جائیں۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا یہی عمل تھا۔(صحیح بخاری و مسلم)

سحری کے مسائل:

[20] روزہ کی صرف دل سے کی گئی نیت کافی ہے۔(فتاویٰ ابن تیمیہؒ ۲۲/۲۱۷۔۲۵۵ ،فتح الباری،۱۳/۱ زاد المعاد۱/۲۰۱)

وَبِصَوُمِ غَدٍ۔۔۔ کے الفاظ والی نیت مسنون نہیں بلکہ خودساختہ ہے۔(اشعة اللمعات شیخ عبدالحق دہلوی حنفی ص۱۹،ھدایہ،عمدۃالرعایۃ لکھنوی ص۱۲۹،مکتوبات مجدّدالف ثانی دفتر اول مکتوب:۱۸۶،بہشتی زیور حصّہ دوم ص۱۳)

[21] سحری کھانا نبی ﷺ کی سنت اور باعثِ برکت ہے۔(صحیح بخاری و مسلم)

اہلِ کتاب اور مسلمانوں کے روزوں میں فرق صرف سحری کھانا ہی ہے۔(بخاری و مسلم)

وہ چاہے ایک لقمہ (سنن سعید بن منصور) یا پانی کا ایک گھونٹ ہی کیوں نہ ہو۔(ابن عساکر، صحیح الجامع الصغیر ۲/۳/۴۱) سحری کسی بھی حلال چیز سے ہوسکتی ہے،البتہ ’’مومن کی بہترین سحری کھجور ہے‘‘۔(صحیح سنن ابی داؤد)

[22] رات کے آخری تہائی حصّہ سے لیکر آذان تک سحری کھائی جاسکتی ہے،حتیٰ کہ آذان کے وقت تک کوئی کھا پی رہا ہے،اور آذان شروع ہوگئی تو وہ دورانِ آذان پانی وغیرہ پی سکتا ہے۔‘‘ (صحیح سنن ابی داؤد) رات بھر کھاتے پیتے رہنا اور اصل سحری کے وقت سے پہلے ہی سوجانا خلافِ سنت اور باعثِ نحوست اور بے برکتی ہے۔

افطاری کے مسائل:

[23] سورج غروب ہوتے (آذان سنتے) ہی روزہ افطار کرلینا چاہیئے۔ ''اِسی میں خیروبھلائی ہے۔'' (صحیح بخاری و مسلم)

''افطاری میں بلاوجہ تاخیر کرنا یہود ونصاریٰ کا فعل ہے۔'' (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، حاکم)

[24] ''روزہ تازہ کھجور یا پھر خشک کھجور ورنہ پانی سے افطار کرنا مسنون ہے۔'' (ابوداؤد، حاکم ترمذی، ابن ماجہ، ابن حبان، دارمی، مسند احمد)

نمک سے روزہ افطار کرنے کا کوئی ثبوت ہماری نظر سے نہیں گزرا۔

روزہ افطار کرنے کی دعاء:

[25] ((اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ))

(سنن کبریٰ بیھقی، مصنف ابن ابی شیبہ، عمل الیوم واللیلۃ ابن السنّی، الزھد ابن المبارک)

اس دعاء والی حدیث کی سند پر شیخ غازی عزیر (الجبیل) نے کلام کیا ہے۔ (ترجمان دہلی جلد ۱۴، شمارہ ۷، ۱۴۱۴ھ ۱۹۹۴ء) جبکہ علاّمہ البانی نے اسے مرسل (ضعیف) قرار دیتے ہوئے شواہد کی بناء پر قوّی کہا ہے۔ (تحقیق مشکوٰۃ ۱/۶۲۱، ارواء الغلیل ۴/۳۸)

بہرحال اس دعاء میں جو ((وَبِکَ اٰمَنْتُ وَ عَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ)) کے الفاظ ہیں، وہ ثابت نہیں ہیں۔ البتہ ایک دوسری حدیث میں یہ دعاء بھی ہے:

((ذَھَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُاِنْ شَآءَ اللّٰہُ))

(ابوداؤد، السنن الکبریٰ نسائی، دارقطنی، مستدرک حاکم، ابن السنی)

افطاری کے وقت دعاء قبول ہوتی ہے۔(ترمذی، ابن ماجہ،ابن السنّی،ابن حبان، مستدرك حاکم،ابن عساکر ،تحقیق زادالمعاد ۵۲/۲،الارواء۴۴/۴)

[26] روزہ افطارکروانے والے کوبھی روزے دار جتنا ثواب دیا جاتا ہے اور روزے دار کا ثواب بھی کم نہیں کیا جاتا۔(ترمذی،نسائی،ابن ماجہ ،ابن خزیمہ،ابن حبان،مسند احمد)

روزے کے مباحات (جن سے روزہ نہیں ٹوٹتا):

[27] مسواک کرنا،صبح ہو یا شام اور مسواک خشک ہو یا تر۔(ترجمة الباب بخاری،ترمذی، مسند احمد) **سہ پہر کومسواک کی ممانعت کا پتہ دینے والی روایت ضعیف وناقابلِ حجت ہے۔ اور تر مسواک پر قیاس کرتے ہوئے ہی [28] منجن اور [29] ٹوتھ پیسٹ کا (احتیاط کے ساتھ)استعمال رواہے۔**(فتاویٰ شیخ ابن باز،مجلہ الدعوۃ،شمارہ ۱۰۴۱ رمضان ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۶ء) **[30] بوقتِ ضرورت سالن چکھ کرتھوک دینا۔**(ترجمة الباب بخاری)

[31] کلی کرنا اور [32] احتیاط کے ساتھ ناک میں پانی ڈالنا۔(ابوداؤد، ترمذی،نسائی ابن ماجہ،ابن خزیمہ، حاکم) **[33] بھول کرکچھ کھاپی لینا۔**(صحیح بخاری و مسلم)

[34] نہانا اور [35] سر پر پانی ڈالنا۔(ابوداؤد،نسائی،مؤطا مالك،مسند احمد)

[36] جنابت کی حالت میں روزہ رکھنا۔(صحیح بخاری و مسلم)

[37] بیوی کا بوسہ لینا اور [38] بغلگیر ہونا۔(صحیح بخاری و مسلم) **البتہ جسے اپنے نفس پر اختیار نہ ہو اور بوس وکنار کے نتیجہ میں جماع میں واقع ہوجانے کا خدشہ ہو، اسکے لئے یہ مکروہ ہے۔**(بخاری ومسلم،ابوداؤد)

[39] سینگی لگوانا،فصد کروانا یا پچھنے لگوانا۔(صحیح بخاری،دارقطنی ،بیہقی)

[40] سرمہ لگانا۔(ترمذی و الفتح الربانی) اسی کے تحت آنکھ میں قطرے (آئی ڈراپس) یا کوئی دوسری دوا بھی آجاتی ہے۔(فقہ السنہ) [41] بخُور کرنا۔[42] عطر لگانا۔[43] جسم پر تیل لگانا۔[44] کوئی خوشبو سونگھنا۔(فتاویٰ ابن تیمیہ،فقہ السنہ، تحفۃ الاحوذی)

اسی سے اگر بتی کے جواز کا بھی پتہ چلتا ہے۔[45] خود بخود قے آجانا۔(ابوداؤد،ترمذی،ابن ماجہ،ابن حبان،مسند احمد،حاکم) [46] ٹیکہ لگوانا (جو دوائی ہو، غذائی نہ ہو)۔(فتاویٰ علماء حدیث،فتاویٰ ابن تیمیہ،فقہ السنہ، جدید فقہی مسائل،فتاویٰ ابن باز مجلۃ البلاغ کویت،شمارہ ۶۵۰ رمضان سنہ ۱۴۰۲ھ/ سنہ ۱۹۸۲ء)

روزے کے مُبطلات (جن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے):

[47] جان بوجھ کر کچھ کھا پی لینا۔ کیونکہ روزے کے دوران کچھ نہ کھانا پینا ہی تو روزے کا رکنِ اعظم ہے۔(☆اور جمہور اہلِ علم کے نزدیک اس پر قضاء واجب ہے۔)[48] جماع کر لینا۔(صحیح بخاری و مسلم) اس پر بالاتفاق قضاء اور مرد پر کفّارہ بھی ہے۔یعنی اسکی جگہ ایک روزہ رکھے، اور غلام آزاد کرے، یا مسلسل ساٹھ روزے رکھے، یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔(بخاری و مسلم،المغنی،فقہ السنہ)[49] عمداً یعنی جان بوجھ کر قے کرنا۔(ابوداؤد،ترمذی، ابن ماجہ، ابن حبان،مسند احمد،مستدرك حاکم) اور اس پر قضاء واجب ہے۔

[50] حیض ونفاس کا خون شروع ہوجانا، چاہے غروبِ آفتاب کے کچھ پہلے ہی کیوں نہ آجائے۔اس عرصہ میں چُھوٹی ہوئی نمازیں تو معاف ہیں،مگر روزوں کی قضاء واجب ہے۔(بخاری و مسلم،فقہ السنہ)

[51] کچھ نگل لینا، اگرچہ وہ چیز غذا کے طور پر استعمال ہونے والی نہ ہو۔(المغنی)

[52] سحری وافطاری میں غلطی،یعنی قبل از وقت روزہ افطار کر لینا یا بعد از انتہاءِ سحری دیر تک کھاتے پیتے رہنا،اس پر احتیاطاً اس دن کی قضاء ہے۔(بخاری ،المغنی، فقه السنه)

[53] جان بوجھ کر کسی طرح مادۂ منویہ خارج کر لینا۔(اس پر قضاء واجب ہے)البتہ محض نظر یا سوچ سے ایسا ہو جائے ،سوتے میں بدخوابی ہو جائے ،یا مذی خارج ہو جائے ،تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا ہے۔(فقه السنه)

اصحابِ رخصتِ قضاء:

[54] بیمار، جسے روزہ رکھنے سے بیماری بڑھنے، شفاء متاخّر ہونے ، یا اس کے مرنے کا ڈر ہو۔ (سورۃالبقرہ: ۱۸۵ و فقه السنه و احکام القرآن جصّاص)

[55] دائم المرض آدمی ہر روزہ کے بدلے فدیہ دیتا جائے ،اس پر قضاء بھی واجب نہیں۔ (الفقه علی المذاهب الاربعه)

[56] عمر رسیدہ مرد یا عورت جسکے لئے روزہ رکھنا ممکن نہ ہو۔ وہ صرف فدیہ دے دیں۔اور اگر وہ فقیر بھی ہوں ،تو ان پر فدیہ و قضاء کچھ بھی نہیں۔(صحیح بخاری،الفقه علی المذاهب الاربعه، تفسیر ابن کثیر ،ارواء الغلیل ،فتاویٰ علماء حدیث)

[57] حمل یا چھوٹے بچے کو دودھ پلانے والی عورت کو بھی قضاء کرنے کی اجازت ہے۔البتہ ہر روزے کے ساتھ ہی فدیہ بھی دے دے۔(بخاری،سننِ اربعه ،فتاویٰ علماء حدیث)

[58] حیض ونفاس والی عورتیں، یہ بعد میں اتنے روزے قضاء کرلیں۔(بخاری و مسلم)

[59] مسافر،(سورۃ البقرہ: ۱۸۵) جس سفر میں نماز قصر کی جاسکتی ہے،اسی میں روزہ بھی قضاء کیا جاسکتا ہے۔

لیلۃ القدر اور اعتکاف:

[60] لیلۃ القدر رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں (۲۱،۲۳،۲۵،۲۷،۲۹) میں سے ایک ہے۔(صحیح بخاری و مسلم) ماہِ رمضان ماہِ قرآن اور لیلۃ القدر،شبِ قرآن ہے۔(سورۃ البقرہ:۱۸۵،سورۃالدخان:۳،سورۃ القدر:۳)

اسی ایک رات کی عبادت کا ثواب ایک ہزار ماہ (۸۳سال۴ماہ) سے زیادہ ہے۔(القدر:۳)

اس رات کے اگلے دن کا سورج اسطرح طلوع ہوتا ہے کہ اسکی شعائیں نہیں ہوتیں۔(مسلم)

یہ رات بالکل صاف اور روشن ہوتی ہے۔اسمیں سکون ودلجمعی ہوتی ہے نہ گرمی اور نہ سردی ہوتی ہے اور نہ صبح تک ستارے جَھڑتے ہیں۔(تفسیر ابن کثیر)

[61] اسی کی تلاش میں اعتکاف کیا جاتا ہے، جوکہ سنتِ رسول ﷺ ہے۔(بخاری ومسلم)

[62] اکیسویں شب کے آغاز میں اعتکاف کی نیّت سے مسجد میں داخل ہوجائیں اور فجر پڑھ کر جائے اعتکاف میں داخل ہوجائیں۔(بخاری ومسلم،الفتح الربانی،فتاویٰ علماء حدیث)

[63] اعتکاف صرف مسجد (جامع مسجد) ہی میں ہوسکتا ہے۔(سورۃ البقرہ: ۱۸۷،بخاری و مسلم، تحفۃ الاحوذی،فقہ السنہ،فتاویٰ علماء حدیث)

مباحاتِ اعتکاف:

[64] اعتکاف کے دوران نہانا، تیل لگانا اور کنگا کرنا جائز ہے۔(صحیح بخاری و مسلم)

[65] گھروالوں سے ضروری بات کرنا اور انہیں باہر کے دروازے تک الوداع کرنا۔(صحیح بخاری و مسلم)

[66] مسجد میں مخصوص جگہ (کپڑا وغیرہ لگاکر) بنالینا۔(ابن ماجہ)

ممنوعاتِ اعتکاف:

[67] اعتکاف والا آدمی اپنی بیوی کو شہوت کے ساتھ چُھو نہیں سکتا، نہ بوس و کنار کرسکتا ہے، نہ کسی کے جنازے میں شرکت کرسکتا ہے اور نہ کسی مریض کی مزاج پرسی کرسکتا ہے۔(ابوداؤد)

[68] فضول گوئی سے بچیں۔(ترمذی و ابن ماجہ) البتہ مباح گفتگو وغیرہ میں کوئی حرج نہیں۔ (صحیح بخاری و مسلم)

شبینہ:

[69] تین دن سے کم عرصہ میں قرآنِ کریم ختم کرنے والے کے بارے میں نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ اس نے قرآن کو سمجھا ہی نہیں۔(ابوداؤد،ترمذی،دارمی)

نبی ﷺ نے ایک رات میں کبھی بھی پورا قرآن نہیں پڑھا, لہٰذا مروجہ شبینہ جائز نہیں۔ (زاد المعاد،فتاویٰ علماء حدیث، جدید فقهی مسائل)

اور ایک رات میں قرآن پڑھنے والی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے متعلقہ روایت ضعیف ہے۔

صدقۂ فطر:

[70] صدقۂ فطر فرض ہے۔(سورۃ الاعلیٰ:۱۴۔۱۵،ابن ماجہ)

[71] یہ فضول گوئی و نازیبا بات کا کفّارہ اور روزے کو پاک کرتا ہے۔(ابوداؤد)

[72] یہ ہر آزاد، غلام، مرد، عورت، چھوٹے بڑے مسلمان پر فرض ہے اور اسکی مقدار ایک صاع (2.50 کلوگرام) ہے۔(صحیح بخاری و مسلم)

[73] یہ کھجور، گندم، جَو، پنیر، کشمش (غلے کی اقسام) سے دیا جاسکتا ہے۔(بخاری و مسلم)

چاول، کنگنی، چینا، جوار، مکئی، باجرہ، ماش، چنا، مٹر، انجیر اور خشک توت سے بھی فطرانہ نکالا جاسکتا

ہے۔(فتاویٰ علماء حدیث)

[74] حنابلہ، مالکیہ اور شافعیہ کے نزدیک صرف غلے سے ہی فطرانہ دینا ضروری ہے۔ مالکیہ کے نزدیک نقدی میں فطرانہ کفایت تو کر جائے گا، مگر مکروہ ہے۔البتہ احناف کے نزدیک نقدی بھی جائز ہے۔ بہر حال کسی خاص مجبوری کے سوا غلہ ہی دینا چاہیئے ،تا کہ نقدی کی شکل میں آج فطرانہ، پھر ہدی وقربانی اور پھر کہیں دیگر فرائض واسلامی شعائر کی قیمت لگانے کا بھی نہ سوچا جانا شروع ہوجائے۔(الفقه على المذهب الاربعه،الفتح الربانی)

[75] نمازِ عید سے پہلے ادا کریں۔(صحیح بخاری و مسلم)

[76] عید سے دوایک دن پہلے ادا کرنا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عمل تھا۔(بخاری و مسلم)

[77] یہ بھی فقراء ومساکین، جہاد ومجاہدین وغیرہ ان آٹھوں مصارف میں صرف کیا جاسکتا ہے، جومصارفِ زکوٰۃ ہیں۔(سورۃ التوبه: ٦٠)

[78] اجتماعی طریقہ اختیار کیا جائے تو بہتر ہے۔ پہلے مقامی مستحقین کو دیں ، پھر جو بچ جائے دوسرے علاقوں اور ممالک کو بھی بالاتفاق بھیج سکتے ہیں۔(الفتح الربانی ، فقه السنه)

نفلی روزے:

[79] ”جس نے رمضان کا مہینہ روزے رکھے (30×10=300) اور پھر شوال کے بھی چھ (شش عیدی) روزے رکھ لئے (6×10=60) تو اس نے گویا ہمیشہ (سال بھر یعنی ٣٦٠ دنوں کے) روزے رکھے۔“(صحیح مسلم،ابوداؤد،ترمذی،ابن ماجه)

[80] نبی ﷺ ”ذوالحج کے پہلے نو دنوں کے روزے رکھا کرتے تھے۔“(ابوداؤد،نسائی، بیهقی،مسند احمد)

[81] نو ذوالحج (یومِ عرفہ) کا روزہ اس سے پہلے اور پچھلے دو سالوں کے (صغیرہ) گناہوں کا کفّارہ ہوجاتا ہے۔(صحیح بخاری و مسلم)

البتہ حاجیوں کے لئے بالاتفاق عرفہ کا روزہ رکھنا منع ہے۔(الفتح الربانی)

[82] ماہِ محرّم کے روزے رمضان کے بعد افضل ترین روزے ہیں۔(بخاری و مسلم)

خصوصاً یومِ عاشوراء (دس محرم) کا روزہ ایک سال کے (صغیرہ) گناہوں کا کفّارہ ہو جاتا ہے۔(صحیح مسلم،ابوداؤد، بیہقی)

اسکے ساتھ ہی نو محرّم کا روزہ ملا لینا بھی سنت ہے۔(صحیح بخاری و مسلم)

[83] ماہِ شعبان میں بھی نبی ﷺ بکثرت روزے رکھا کرتے تھے۔(بخاری و مسلم)

البتہ استقبالِ رمضان یا سلامی، اسی طرح نصف شعبان کے روزے ثابت نہیں ہیں۔ جیسا کہ شروع میں بادلیل وحوالہ تذکرہ ہوا ہے۔

[84] ہر ماہ کے ایامِ بیض (۱۳، ۱۴، ۱۵) کے روزے رکھنا سنت وثواب ہے۔(صحیح مسلم)

ماہِ رمضان اور ایامِ بیض کے روزوں کا ثواب پورے سال کے روزوں جتنا ہوجاتا ہے(مسلم)

[85] ہر سوموار اور جمعرات کا روزہ رکھنا بھی سنت ہے۔(ترمذی و نسائی)

نبی ﷺ ان دنوں کا روزہ رکھتے تھے، کیونکہ ان دنوں میں بندوں کے اعمال اللہ کے حضور پیش کئے جاتے ہیں۔(ترمذی) سوموار کے روزے کے بارے میں فرمایا کہ اس دن میں پیدا ہوا اور نبی بنایا گیا تھا۔(صحیح مسلم)

[86] صومِ داؤدی (ایک دن روزہ اور ایک دن چھٹی) کو نبی ﷺ نے افضل روزے قرار دیا ہے۔(صحیح بخاری و مسلم)

البتہ بلاناغہ ہمیشہ روزے رکھتے جانے والوں کے بارے میں نبی ﷺ نے فرمایا:''اس نے نہ روزہ رکھا نہ افطار کیا'' (یعنی اسکا عمل بیکار گیا)۔(صحیح مسلم)

[87] ہر ہفتہ اور اتوار کو بھی روزہ رکھنا چاہیئے، تاکہ یہودیوں اور عیسائیوں کی مخالفت ہو جائے۔(نسائی)

[88] نفلی روزہ جب چاہیں توڑ لیں، اس پر کوئی قضاء و کفّارہ نہیں ہے۔(نیل الاوطار)

ممنوع روزے اور ممنوع انداز:

[89] عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے روزوں سے نبی ﷺ نے منع فرمایا ہے۔(بخاری و مسلم)

[90] ذوالحج کی ۱۱،۱۲،۱۳ تاریخ (ایامِ تشریق) کے روزے بھی منع ہیں۔(مسلم واحمد)

سوائے اسکے جسے ہدی (قربانی) کا جانور نہ ملے۔(صحیح بخاری)

یعنی اسکے بدلے میں وہ دس روزوں میں سے تین اُن دنوں میں رکھ سکتا ہے۔

[91] شوہر موجود ہو، تو اسکی اجازت کے بغیر عورت نفلی روزہ نہیں رکھ سکتی۔(بخاری و مسلم)

[92] صرف جمعہ کا اکیلا روزہ رکھنا منع ہے۔اس سے پہلے جمعرات یا بعد میں ہفتہ کا روزہ بھی رکھے تو جائز ہے۔(صحیح بخاری و مسلم)

[93] اکیلے اتوار کا نفلی روزہ بھی منع ہے۔(ابوداؤد،ترمذی،نسائی ابن ماجہ)

[94] شک کے دن کا روزہ رکھنا (کہ شاید رمضان کا چاند نکل گیا ہو، مگر نظر نہ آیا ہو) یہ بھی ممنوع ہے۔جیسا کہ شروع میں باحوالہ بات گزری ہے۔

عیدین کے مسائل:

[95] جمہور علماء امت کے نزدیک نمازِ عید سنتِ مؤکدہ ہے۔البتہ بعض نے فرض کفایہ اور

بعض نے واجب بھی کہا ہے۔(الفروع للنووی،الفقہ علی المذہب الاربعہ،المغنی، الفتح الربانی، تمام المنّہ،الروضہ الندیہ)

[96] یومِ عید سے پہلی رات کی فضیلت کے بارے میں کوئی حدیث صحیح نہیں، البتہ بعض آثارِ صحابہ رضی اللہ عنہم ملتے ہیں۔(قیام اللیل مروزی)

[97] عید کے دن غسل کرنے کے مستحب ہونے کے بارے میں بھی بعض آثار ہی ملتے ہیں۔ (مسند احمد، مؤطا مالك)

[98] عیدین اور جمعہ کے دن خوبصورت لباس پہننا اور خوشبو لگانا چاہیئے ۔(بخاری و مسلم)

[99] عیدالفطر کیلئے کچھ کھا کر (صحیح بخاری)اور عیدالاضحیٰ سے آ کر کھانا چاہیئے ۔(ترمذی، ابن ماجہ،دارمی،مسند احمد) عیدالاضحیٰ کی سنت کو نصف دن کا روزہ کہنا جہالت ہے۔

[100] عیدین کیلئے مسنون و افضل یہ ہے کہ شہر سے باہر جا کر پڑھیں۔البتہ بعض ضعیف روایات سے مسجد میں پڑھنے کا اشارہ بھی ملتا ہے۔(ابوداؤد،ابن ماجہ، مستدرك حاكم و تلخيص الحبير ابن حجر)

[101] عورتوں اور بچوں کو بھی عیدگاہ جانا چاہیئے ۔(صحیح بخاری و مسلم)

[102] پیدل اور سوار ہو کر دونوں طرح عیدگاہ جانا جائز ہے۔(صحیح بخاری و مسلم)

[103] عیدگاہ جانے اور آنے کا راستہ بدل لینا چاہیئے ۔(صحیح بخاری و مسلم)

[104] تکبیراتِ عید:(ا) ((اَللّٰهُ اَكْبَرُ،اَللّٰهُ اَكْبَر كَبِيْراً)) (مصنف عبدالرزاق)

(ب) ((اَللّٰهُ اَكْبَرُ،اَللّٰهُ اَكْبَرُ،لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ،وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ،وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ)) (مصنف ابن ابی شیبہ)

[105] عیدالفطر کے دن، گھر سے نکلنے سے لیکر خطبہ شروع ہونے تک اور عیدالاضحیٰ کے موقع پر نو ذوالحج (یومِ عرفہ) کی صبح سے لیکر ۱۳ ذوالحج کی عصر تک تکبیریں کہتے رہیں۔(فتح الباری)

[106] نمازِ عیدالفطر کا وقت سورج کے دو نیزے اور عیدالاضحیٰ کا ایک نیزہ بلند ہونے سے شروع ہوجاتا ہے۔(التلخیص والارواء وفقہ السنہ)

[107] نمازِ عید کی دو رکعتوں سے پہلے یا بعد میں کوئی سنت نماز ثابت نہیں۔(بخاری و مسلم)

[108] نمازِ عید سے واپس لوٹ کر اپنے گھر میں دو رکعتیں پڑھنا ثابت ہے۔(ابن ماجہ، ابن خذیمہ،بیہقی، مسند احمد)

[109] نمازِ عید کیلئے نہ آذان ہے، نہ اقامت۔(زاد المعاد،فقہ السنہ)

[110] نمازِ عید کی صرف دو رکعتیں ہیں۔(صحیح بخاری و مسلم)

[111] نمازِ عید کی دو رکعتیں عام دو رکعتوں کی طرح ہی پڑھی جاتی ہیں۔صرف پہلی رکعت میں تکبیرِ تحریمہ اور دعاءِ استفتاح کے بعد سات اور دوسری رکعت میں تکبیرِ قیام کے بعد پانچ تکبیریں اضافی کہی جاتی ہیں، جنہیں تکبیراتِ زوائد کہا جاتا ہے۔(ابو داؤد، ابن ماجہ،حاکم، بیہقی، دارقطنی، مسند احمد، معانی الآثار طحاوی،مصنف ابن ابی شیبہ)

[112] احناف کے یہاں تکبیراتِ زوائد صرف چھ ہیں۔تین پہلی رکعت میں قراءت سے پہلے اور تین دوسری رکعت میں قراءت کے بعد۔لیکن اسکی دلیل والی روایت ضعیف ہے۔
(عون المعبود،تحفۃ الاحوذی، نیل الاوطار،الفتح الربانی)

[113] یہ تکبیراتِ زوائد سنت ہیں اور اگر بھول کر چھوٹ جائیں ،تو اس پر سجدہ سہو بھی نہیں ہے۔(المغنی،نیل الاوطار)

[114]ان تکبیرات کے مابین کوئی ذکرودعاء نبی ﷺ سے تو ثابت نہیں، البتہ ایک اثر میں حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہر دو تکبیروں کے مابین:

((سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ)) کہیں۔

(بیہقی،معجم طبرانی کبیر)

[115]ان تکبیراتِ زوائد کے ساتھ ہر مرتبہ رفع یدین کرنا (دونوں ہاتوں کو کندھوں یا کانوں تک اٹھانا) چاہیئے۔(مسند احمد،طیالسی،دارمی،بیہقی وغیرہ)

البتہ بعض علماء نے جنازہ وعیدین کی تکبیرات کے ساتھ رفع یدین کی عدمِ سنّیت کے قول کو صحیح تر قرار دیا ہے۔(تمام المنّة،الارواء)

[116]نمازِ عید کی قراءت جہری ہے۔(صحیح مسلم)

[117]نمازِ عید کے بعد امام کو خطبہ دینا چاہیئے۔(صحیح بخاری و مسلم)

[118]خطبہ کا آغاز مسنون خطبہ سے ہی کرنا چاہیئے۔(زادالمعاد)

جن بعض روایات سے پتہ چلتا ہے کہ تکبیرات سے آغاز ہو وہ ضعیف ہیں۔(ابن ماجہ، بیہقی، مستدرک حاکم،المغنی، زادالمعاد، الارواء، فقہ السنہ)

[119]عیدین کا خطبہ ایک ہی مسنون ہے، جمعہ کی طرح دو نہیں۔(الارواء،فقہ السنہ)

[120]عیدگاہ میں منبر لیجانا جائز نہیں، امام ویسے ہی کھڑے ہو کر خطبہ دے(بخاری و مسلم)

[121]عید کا خطبہ سننا سنت ہے۔(صحیح بخاری و مسلم)

اگر کسی کو عذر و ضرورت ہو، تو بلا سنے نکل آنا جائز ہے۔(ابوداؤد،نسائی،ابن ماجہ، ابن خذیمہ،دارقطنی، بیہقی، مستدرک حاکم)

[122] عید کی نماز کے لئے بھی دوسری جماعت کروائی جاسکتی ہے۔(صحیح بخاری)

[123] عید مبارک کہنے کے لئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایک دوسرے کو:

((تَقَبَّلَ اللّٰهُ مِنَّا وَ مِنكُم)) کہا کرتے تھے۔ (فتح الباری، تمام المنّه)

[124] نمازِ عید کے بعد معانقہ (گلے ملنا) ثابت نہیں۔(فتاویٰ علّامہ شمس الحق عظیم آبادی، صاحبِ عون المعبود)

[125] عید و جمعہ ایک ہی دن میں آجائیں تو جمعے کی فرضیّت ساقط ہوجاتی ہے۔(صحیح بخاری، ابوداود، ابن ماجه، نسائی، ابن خذیمه، بیهقی، مسند احمد، مستدرك حاكم)



روزہ داروں کیلئے چند ضروری نصیحتیں [1]

1 - روزے کے صرف طبی و معاشرتی پہلوؤں اور فوائد کو ہی مدِّ نظر نہ رکھیں اور یہ نہ بھول جائیں کہ یہ اللہ کی ایک عظیم عبادت ہے۔

2 - راتوں کو جاگ جاگ کر دن اور دنوں کو سوسو کر راتیں نہ بنادیں۔

3 - فرض نمازوں سے سوئے نہ رہیں، خصوصاً نماز ظہر و عصر سے۔

4 - رنگارنگ کھانوں اور مشروبات میں فضول خرچی نہ کریں۔

5 - بے فائدہ امور اور لایعنی لہو و لعب یا کھیل کود میں وقت ضائع نہ کریں۔

6 - سحری قبل از وقت کھا کر سوجانا، نمازِ فجر کے قضاء کردینے کا سبب بنتا ہے۔

[1] آئندہ چند صفحات میں مذکور پچاس (۵۰) نصیحتوں پر مشتمل ایک رسالہ دار القاسم الریاض کی طرف سے شائع ہوا تھا اور یہ اسی کا اردو ترجمہ ہے۔

7 - افطار سے تھوڑا قبل جنونی تیز رفتاری سے گاڑیاں چلانا خطرے سے خالی نہیں۔

8 - روزے کے دوران سخت مزاجی اور دوسروں سے گالی گلوچ نہ کریں۔

9 - نمازِ تراویح کو درمیان میں ہی چھوڑ کر نہ نکل جائیں۔

10 - کھیل کود کیلئے گلیوں اور سڑکوں کے کناروں پر جمع نہ ہوں ۔

11 - جھوٹ ،غیبت و چغلی اور ممنوع مذاق سے اپنے روزے کی روح کو مجروح نہ کریں۔

12 - رمضان کے مہینہ کو سُستی و کاہلی اور بکثرت سونے کا موسم نہ بنالیں۔

13 - رمضان میں اللہ کی عبادت کر کے اور رمضان سے پہلے اور بعد میں عبادت سے منہ موڑ کر اپنے آپ کو ''رمضانی'' نہ بنالیں بلکہ ہمیشہ عبادت گزار رہ کر رحمانی بنیں۔

14 - رمضان میں تو مساجد میں حاضر مگر بعد میں مساجد سے منہ موڑ لینے والا رویّہ نہ اپنائیں۔

15 - آذان کے شروع ہوتے ہی کھانا پینا بند کر دینا چاہیئے ،آذان کے وسط یا آخر تک ہی کھاتے پیتے نہیں رہنا چاہیئے ۔

16 - بعض لوگ اگر بھول کر کچھ کھا پی لیں تو اُسے بڑا بُرا محسوس کرتے اور سمجھتے ہیں کہ یہ روزے کو مجروح کر دیتا ہے، اور اسکے صحیح ہونے میں شک کرنے لگتے ہیں، جبکہ نبی ﷺ نے بیان فرمایا ہے کہ ایسے شخص پر کوئی مؤاخذہ نہیں، اُسے تو اللہ نے کھلایا اور پلایا ہے۔

17 - اگر کوئی بھول کر کچھ کھا پی لے تو سمجھدار لوگ اسے یہ نہیں بتاتے کہ بھئی تمہارا روزہ صحیح ہے جسکے نتیجہ میں وہ کھلے عام کھانے پینے لگتا ہے اور اسے دیکھ کر فاجر و فاسق لوگوں کو بھی ہمّت ملتی ہے کہ وہ بھی رمضان میں دن کے وقت کھاتے پیتے پھریں۔

18 - آذان ختم ہو جانے کے بعد تک روزہ افطار کرنے میں تاخیر کرنا غلط ہے، جبکہ نبی ﷺ

کا حکم اور سنت یہ ہے کہ غروبِ آفتاب پر فوراً روزہ افطار کر لیا جائے ۔

19 - بعض لوگ دوپہر [زوال] کے بعد مسواک نہیں کرتے اور سمجھتے ہیں کہ یہ روزے کے صحیح ہونے میں نقصان دہ ہے، جبکہ نبی ﷺ روزے کی حالت میں صبح ، دوپہر، سہ پہر، سارا دن مسواک کیا کرتے تھے۔

20 - اگر کوئی جماع کر لے یا احتلام ہو جانے سے جُنبی [جس پر غسل فرض ہوتا ہے] ہو جائے اور اسی حالت میں اسے سحری کا وقت ہو جائے تو وہ اُسے بڑا بُرا محسوس کرتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اسطرح روزہ خراب ہو جاتا ہے، حالانکہ نبی ﷺ کو جُنبی ہونے کی حالت میں سحری ہو جاتی ، آپ ﷺ کھانا کھا لیتے اور پھر فجر کیلئے غسل فرماتے اور روزہ پورا کیا کرتے تھے ۔

21 - روزے کے بہانے سے اپنے کام اور سرکاری ذمہ داریوں میں کوتاہی کرنا صحیح نہیں، روزہ تو اللہ کو نگران سمجھنے کے سلسلہ میں تربیّتِ نفس کی ایک بہترین ٹریننگ ہے ۔

22 - بعض لوگ رمضان کی راتوں میں اپنی بیوی سے جماع کرنا حرام سمجھتے ہیں، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :

﴿أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَىٰ نِسَآءِكُمْ﴾ (سورۃ البقرہ: ۱۸۷)

”روزے کی رات کو تمہارے لئے اپنی بیوی سے جماع کرنا حلال کر دیا گیا ہے“۔

23 - بعض لوگ اپنے بچوں کو روزہ رکھنے سے منع کر دیتے ہیں کہ وہ ابھی بالغ نہیں ہوئے، اور ان کے لئے روزے فرض نہیں، اور ڈرتے اس بات سے ہیں کہ روزے رکھنے سے کمزور ہو جائیں گے، حالانکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنے بچوں کو نیکی و اطاعت کے کاموں کی باقاعدہ مشق کروایا کرتے تھے، اور روزے رکھواتے تھے جبکہ وہ بچے بھی ابھی چھوٹی عمروں کے ہوتے

تھے،کمسنی اور روزے کی وجہ سے عصر کے بعد وہ بھوک سے رونے لگتے تو صحابہ رضی اللہ عنہم انہیں کھلونے دے دیتے تا کہ انہیں دیکھ کر کھیلنے لگیں اور کھانے کا خیال چھوڑ دیں۔

24 - کچھ لوگ نمازِ عشاء کے با جماعت فرض ادا کرنے سے محض اس لئے رہ جاتے ہیں کہ وہ جس امام کے ساتھ تراویح پڑھنے کے عادی ہیں، وہ اسی تک ہر شکل میں پہنچ کر ہی نماز پڑھیں گے،حالانکہ کسی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ فرضوں سے بھی زیادہ اہتمام نفلوں کا کرے, اور نمازِ عشاء فرض ہے،جبکہ نمازِ تراویح نفل وسنت ۔

25- طویل اوقات صرف جرائد ومجلّات اور اخبارات ورسائل پڑھنے میں ضائع کر دیئے جاتے ہیں،جبکہ ان میں سے اکثر لایعنی و بے سود اور رضاءِ الٰہی کے منافی ہوتے ہیں ۔

26- نمازِ تراویح میں بعض لوگ بڑے زور زور سے روتے ہیں جو کہ دوسروں کے لئے تشویش کا باعث اور انکے خشوع وخضوع میں خلل کا سبب بنتا ہے۔

روزہ دار خواتین کے لئے

چند نصائح

27/1 - خواتین کا اکثر وقت کچن میں ہی گزر جاتا ہے اور وہ رمضان کی قیمتی گھڑیوں کو اللہ عزّ وجّل کی اطاعت میں گزار کر اپنے لئے زادِ راہ جمع کرنے میں کوتاہی کر جاتی ہیں۔

28/2- بعض خواتین روزے کی حالت میں دن کے وقت مہندی لگانے کو اچھا نہیں سمجھتیں اور یہ خیال کرتی ہیں کہ اس طرح روزہ ٹوٹ جاتا ہے حالانکہ مہندی لگانے سے روزہ ہرگز نہیں ٹوٹتا۔

29/3- بعض خواتین روزے کی حالت میں سالن وغیرہ چکھنے کو صحیح نہیں سمجھتیں، اور انکا خیال ہوتا ہے کہ کہیں روزہ نہ ٹوٹ جائے، حالانکہ اگر عورت کچھ نِگل نہ لے تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔

30/4- بعض عورتیں نمازِ باجماعت کی ادائیگی کے لئے مساجد میں جاتی ہیں تو اپنے وہ بچے بھی مسجد میں لے جاتی ہیں جو آدابِ مسجد نہیں جانتے، وہ شور مچاتے ہیں اور بھاگ دوڑ کر کے جہاں مسجد کے تقدّس کو پامال کرتے ہیں وہیں نمازیوں کے لئے تشویش کا باعث بنتے ہیں۔

31/5- بعض خواتین جماعت کے ساتھ اسوقت آکر ملتی ہیں جب امام ایک دو رکعتیں پڑھ چکا ہوتا ہے اور جب امام سلام پھیرتا ہے تو وہ بھی ساتھ ہی سلام پھیر لیتی ہیں اور اپنی چھوٹی ہوئی رکعتیں قضا نہیں کرتیں، حالانکہ انکے لئے چُھوٹی ہوئی رکعتوں کا پورا کرنا فرض ہے۔

32/6- نماز میں صفیں سیدھی نہیں کرتیں اور نہ ہی اپنے درمیان کی خالی جگہیں پُر کر کے باہم مل کر کھڑی ہوتی ہیں حالانکہ جب وہ مسجد میں باجماعت نماز ادا کریں تو انکے لئے ضروری ہے کہ وہ نہ صفوں میں خلل پیدا کریں نہ اپنے مابین جگہ خالی چھوڑیں۔

33/7- بعض عورتیں بچے کی ولادت کے بعد چالیس دن سے پہلے ہی خون منقطع ہوجانے سے پاک ہوجاتی ہیں لیکن چالیس دن پورے ہونے تک وہ روزہ نہیں رکھتیں، حالانکہ عورت پر فرض ہے کہ جب خونِ نفاس منقطع ہوجائے تو وہ غسل کرے، نمازیں پڑھے اور روزے رکھے، چاہے ابھی چالیس دن پورے نہ بھی ہوئے ہوں۔

34/8- کچھ خواتین نمازِ تراویح کی جماعت میں شرکت کرنے کے لئے اجنبی (غیر محرم) ڈرائیور کے ساتھ تنہا مسجد جاتی ہیں، اس طرح وہ ایک مباح یا مستحب عمل کے لئے ایک شرعی حکم کی مخالفت کا ارتکاب کرتی ہیں۔

35/9- بعض عورتیں یہ سمجھتی ہیں کہ اگر فجر سے پہلے خونِ حیض ونفاس منقطع ہوجانے سے پاک بھی ہوجائیں مگر آذانِ فجر سے پہلے پہلے غسل نہ کرپائیں تو انکا روزہ صحیح نہ ہوگا، جبکہ حقیقت یہ ہے کہ ایسے میں رکھا ہوا روزہ صحیح ہے اور جائز ہے کہ وہ آذانِ فجر کے بعد غسل کرلے۔

36/10- کچھ عورتیں ماہِ رمضان میں بڑی مستعدی سے عبادت واطاعت میں لگی رہتی ہیں اور جیسے ہی ماہواری (حیض) آجائے وہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر بیٹھ جاتی ہیں، حالانکہ کتنے ہی ایسے اعمالِ صالحہ ہیں جو وہ ان ایام میں بھی کرسکتی ہے، جیسے دعاء، ذکرِ الٰہی، توبہ واستغفار، تسبیح، صدقات وخیرات، نبی ﷺ پر درود وسلام، قرابت داروں سے صلہ رحمی وخیرخواہی، لوگوں سے حسنِ سلوک ونیکی، زبان کی حفاظت وغیرہ وغیرہ۔

37/11- بعض عورتیں جب نمازِ باجماعت کے لئے مسجد میں آتی ہیں تو وہ بڑی مہک دار خوشبوئیں لگا کر آتی ہیں، حالانکہ نبی ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔

38/12- بعض خواتین جب تراویح پڑھنے کے لئے مسجد جاتی ہیں تو وہ مکمل اسلامی پردے سے نہیں ہوتیں جو کہ دوسروں کے لئے باعثِ فتنہ اور خود انکے لئے ایک ممنوع کام کے ارتکاب کا باعث ہوتا ہے، جس سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے، کیونکہ عورتوں کو پردہ کرنے اور زیب وزینت کو ظاہر نہ کرنے کا حکم ہے۔

39/13- بعض خواتین خود پسندی اور غرور وتکبّر میں اس حد تک مبتلا ہوجاتی ہیں کہ وہ یہ سمجھنے لگتی ہیں کہ وہ دوسری تمام عورتوں سے افضل واعلیٰ ہیں۔ اس تکبّر وخود پسندی نے بڑی بڑی صالح خواتین کی کثیر تعداد کو ہلاک کیا ہے۔

40/14- کچھ عورتیں وہ ہیں جو نمازِ تراویح کے لئے مسجد جائیں تو بخّور کرکے (خوشبو لگا کر)

جاتی ہیں، جبکہ یہ ممنوع ہے۔

41/15- کئی خواتین مسجد میں گریہ وبکاء یا دعاء کرتے وقت اپنی آوازیں بلند کردیتی ہیں، جبکہ یہ ایک فتنہ ہے، جس سے اللہ نے عورت کومنع فرمایا ہے۔

42/16- بعض عورتیں بچوں کی پرواہ کئے بغیر انہیں چھوڑ کر مسجد چلی جاتی ہیں، حالانکہ عورت کے مسجد میں جاکرنماز پڑھنے سے بچوں کی صحیح نگہداشت اور بہتر تربیّت کرنا زیادہ کارِثواب ہے۔

43/17- اکثرعورتیں رمضان المبارک میں بھی چغلی وغیبت اوراول فول باتوں سے بازنہیں آتیں، جبکہ یہ انکے لئے اجروثواب کے ضیاع بلکہ اُلٹا باعثِ گناہ ہے۔

44/18- ہر نیک کام کرنے کوٹالتے جانا، جیسے تلاوتِ قرآن ہے تو ظہر کے وقت کہا کہ عصرکو کروں گی، عصرکاوقت آیاتو کہا کہ رات کوکروں گی حتی کہ اسی طرح ٹال مٹول کرتے کرتے سارا ماہِ رمضان المبارک گزرجاتا ہے اورایک مرتبہ بھی پوراقرآن نہیں پڑھ پاتیں ۔

45/19- بعض عورتوں نے رمضان المبارک کے مہینے کوکاہلی وسستی اورنیندکامہینہ بنارکھاہے، سارا دن یا دن کا اکثر حصہ سوتے گزار دیتی ہیں اور انہیں روزے کی اصل لذّت اور اسکی مشروعیّت کی اصل حکمت کا پتہ ہی نہیں چلتا۔

46/20- کچھ خواتین رمضان المبارک میں نشر ہونے والے انعامی پروگراموں (ریڈیو، ٹی وی، اخبارات وغیرہ) میں شرکت کرتی اور انہی کے پیچھے لگی رہتی ہیں اور اسی جھنجٹ میں عبادت وذکرِالٰہی اورتلاوتِ قرآن کووقت دینے سے محروم رہ جاتی ہیں۔

47/21- بعض عورتیں اپنی بیٹیوں کوصحیح تعلیم وتربیت نہیں دے پاتیں، خصوصاً انہیں بلوغت کی نشانیاں حیض کے احکام ومسائل، روزے اورنماز کی شرائط وطریقہ نہیں بتاتیں، نتیجہ یہ کہ لڑکیاں

بڑی عمر کی ہوکر بھی روزہ نہیں رکھتیں اور جہالت ولاعلمی کا یہ عالم ہوتا ہے کہ لڑکی نے روزہ رکھا ہوا ہے، حالانکہ وہ حیض کے ایام میں ہے، یہ سب اس لئے ہے کہ ماں نے یہ مسائل ہی نہیں سکھلائے جوکہ اسکا فرض ہے۔

48/22- کچھ خواتین تو ایسی بھی ہوتی ہیں کہ وہ تراویح کی غرض سے مسجد میں آتی ہیں، وہاں کسی پہچان والی کے ساتھ بیٹھ گئیں اور اپنے دکھڑے کھول بیٹھیں، اپنے معاملات ومشکلات پر گفتگو کرنے لگیں اور ممکن ہے کہ وہ بھی کوئی ضروری چیزیں نہ ہوں، محض کپڑوں اور لباس و پوشاک کے معاملے میں باتیں کرنے میں تراویح میں شرکت سے رہ جائیں، جسکے لئے اصلاً وہ آئی ہیں۔

49/23- اکثر عورتیں ماہِ رمضان میں بکثرت بازار جاتی ہیں اور اسکا سبب عید کے لئے لباس خریدنا ہوتا ہے اور خصوصاً عشرۂ اخیر (ثُلثِ اخیر) میں جوکہ ماہِ رمضان کی افضل ترین تہائی ہے، اس طرح وہ بکثرت بازار نکل کر مخلوق کے لئے فتنہ کا باعث بنتی ہیں، اپنا وقت ضائع کرتی ہیں، ممنوع فعل کی مرتکب ہوتی ہیں اور ان مبارک راتوں کا اجروثواب بھی گنواتی ہیں۔

50/24- بعض بہنیں روزے کی وجہ سے بڑی ترش روئی بلکہ بداخلاقی کا مظاہرہ کرتی ہیں، آپ دیکھیں گے کہ وہ جلد غضبناک ہوجاتی ہیں اور معمولی معمولی بات پر گالی گلوچ پر اتر آتی ہیں حالانکہ واجب یہ ہے کہ وہ روزے جیسی عبادت کی ادائیگی کے دوران اخلاق کے اعلیٰ مقام پر فائز ہوں ۔



رمضان وروزہ سے متعلقہ

77 ضعیف احادیث

رمضان المبارک میں بعض احادیث وروایات کا اکثر ذکر ہوتا ہے، حالانکہ وہ ضعیف وکمزور اور نا قابلِ حجّت واستدلال ہیں، جن میں سے اڑہتّر (۷۷) رویات درجِ ذیل ہیں:

1- روزے دار کا سونا عبادت، خاموشی تسبیح، دعاء مقبول اور اجرِ عمل کئی گنا ہے۔(ضعیف الجامع الصغیر ۲۷۰/۳، سلسلة الأحادیث الضعیفه: ۳۷۸۴)

2- روزہ رکھو، صحت مند رہو۔(ضعیف الجامع ۲۷۳/۳، الضعیفه: ۲۵۳، ضعیفالترغیب: ۵۷۳)

3- جس نے بیماری یا عذر کے بغیر رمضان کا ایک بھی روزہ چھوڑا، وہ اگر ساری عمر بھی روزے رکھتا رہے، اسکی کمی پوری نہیں کر پائے گا ۔(ضعیف الجامع ۱۷۴/۵، ضعیف الترغیب والترھیب : ۶۰۵)

4- جسے مکہ میں ہوتے ہوئے رمضان آ گیا اور اس ماہ کا جتنا حصہ ممکن ہوا وہ مکہ میں مقیم رہا، اللہ اسکے لئے ایک لاکھ رمضان کا ثواب اور ہر دن کے بدلے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب اور ہر رات کے بدلے میں ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب لکھ دیتا ہے۔ (ضعیف الجامع ۱۵۶/۵)

5- اگر عبادت گزاروں کو پتہ چل جائے کہ رمضان المبارک میں کیا (فضائل وبرکات) ہیں تو وہ تمنّٰی کریں کہ کاش سارا سال ہی رمضان ہو(ضعیف بلکہ موضوع الاحادیث الموضوعه ص: ۸۸)

6- صرف ''رمضان'' نہ کہو، کیونکہ ''رمضان'' تو اللہ کے ناموں میں سے ایک نام ہے، تم ''ماہِ رمضان'' کہا کرو۔(الاحادیث الموضوعه للشوکانی ص: ۸۷)

7- ہر چیز کی زکوٰۃ ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے۔ (الاحادیث الموضوعه للشوکانی، الاحادیث

الواھیة ۴۹/۲،ضعیف الجامع۲۹۰/۳)

8- جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ جنت کے دربان فرشتے ''رضوان'' کو حکم دیتا ہے کہ جنت کے دروازے کھول دو،اور جہنم کے دربان فرشتے ''مالک'' کو حکم دیتا ہے کہ جہنم کے دروازے بند کردو۔(الموضوعات ص:۸۷)

9- اللہ تعالیٰ رمضان کی پہلی تاریخ کو (بلا استثناء) تمام مسلمانوں کی بخشش فرمادیتا ہے۔

(الموضوعات لابن الجوزی ۱۹۰/۲، العلل المتناھیة لابن الجوزی ۴/۲)

10- روزہ دار کے جسم کا رُواں رُواں اللہ کی تسبیح بیان کرتا ہے، قیامت کے دن روزہ دار مردوں اورعورتوں کے لئے عرشِ الٰہی کے نیچے دستر خوان لگایا جائے گا۔(الاحادیث الموضوعه ص:۹۰)

11- جو شخص رمضان کا ایک روزہ چھوڑ دے،وہ کفّارہ میں ایک اونٹ کی قربانی کرے اور اگر اس سے یہ ممکن نہ ہو تو پھر تیس روزہ داروں کو کھجوروں {۳۰ صاع یعنی ۷۵ کلوگرام کھجور} کا کھانا کھلائے۔ (من گھڑت،ضعیف الجامع ۱۷۳/۵، سلسلة الاحادیث الضعیفه :۶۲۳)

12- رمضان المبارک میں اللہ تعالیٰ روزانہ دس لاکھ (ایک روایت: چھ لاکھ) ایسے لوگوں کو جہنم سے آزادی کرتا ہے،جن کے لئے جہنم واجب ہو چکی تھی۔(باطل ولا اصل الموضوعات ۱۹۱/۲)

13- جس نے مالِ حلال سے کھجور خرید کر اس سے روزہ افطار کیا اسکی نماز کا ثواب چار سو گنا کر دیا جاتا ہے۔(الاحادیث الموضوعه ص:۹۳)

14- اگر اللہ تعالیٰ اہلِ آسمان اور اہلِ زمین کو بولنے کی اجازت دے، تو وہ سب رمضان کا روزہ رکھنے والوں کو جنت کی بشارت دیں۔(الموضوعات لابن الجوزی ۱۹۲/۲،الاحادیث الموضوعه ص:۹۰)

15- اللہ تعالی عبادت گزار نوجوان پر فرشتوں میں فخر کرتا ہے اور کہتا ہے: میرے بندے کی طرف دیکھو جس نے میری خاطر حلال تسکینِ شہوت چھوڑی ہوئی ہے۔ (اور اپنی جوانی میری خاطر صرف کردی ہے) وہ میرے نزدیک میرے بعض فرشتوں جیسا ہے۔ (ضعیف الجامع ۱۰۹/۲، الضعفاء ابن عدی)

16- پانچ چیزیں روزہ اور وضوء توڑ دیتی ہیں: جھوٹ، غیبت، چغلی، جھوٹی قسم، شہوت کے ساتھ کسی کو دیکھنا۔ (ضعیف الجامع ۱۲۴/۲، سلسلة الاحادیث الضعیفه : ۱۷۰۸)

17- روزے دار عبادت میں شمار ہوتا ہے، جب تک کہ وہ کسی مسلمان کی غیبت نہ کرے اور اسے اذیت نہ پہنچائے۔ (العلل للدار قطنی ۲۳۰/۳)

18- روزے دار صبح سے شام تک عبادت میں شمار ہوتا ہے جب تک کہ وہ کسی کی غیبت نہ کرے، جب اس نے غیبت کی اس نے اپنا روزہ توڑ لیا۔

19- روزہ ڈھال ہے، جب تک کہ جھوٹ یا غیبت سے وہ اسے توڑ نہ لے۔ (ضعیف الجامع ۳۵/۱_۲۱۹/۳، سلسلة الاحادیث الضعیفه :۲۶۴۲)

20- اگر کوئی جمعہ کا دن (گناہ سے) سلامت رہا تو وہ پورا ہفتہ سلامت رہے گا، اور جب پورہ رمضان سلامت رہا تو سارا سال ہی سلامت رہے گا۔ (الموضوعات ۱۹۴/۲، الاحادیث الموضوعه ص: ۹۳)

21- جنت سال بھر ماہِ رمضان کے لئے سجتی رہتی ہے۔ (العلل المتناهیة ۴۶/۲)

22- رمضان المبارک کی پہلی رات اللہ روزے دار بندوں پر نظر ڈالتا ہے اور جب اللہ کسی بندے پر نظر ڈال دے، تو پھر اسے عذاب نہیں کرتا۔ (الاحادیث الموضوعه ص: ۸۸)

23- تین آدمیوں سے کھانے پینے کی نعمتوں کے بارے میں سوال نہیں ہوگا: روزہ افطار کرنے والا،سحری کھانے والا اور میزبان،اور تین آدمیوں سے انکی بداخلاقی پر سوال نہیں ہوگا: بیمار، روزہ داراور حاکمِ عادل۔(الاحادیث الموضوعه ص: ۹۰)

24- جس نے رزقِ حلال سے کسی کا روزہ افطار کرایا، اسکے لئے فرشتے رحمت کی دعائیں کرتے ہیں۔(الاحادیث الموضوعه ص:۹۲)

25- اللہ تعالیٰ نے کِراماً کاتبین کوحکم دے رکھا ہے کہ میرے روزہ دار بندوں کے عصر کے بعد کے گناہ نہ لکھے جائیں۔(الاحادیث الموضوعه ص:۹۲)

26- جس نے مالِ حلال کی کھجور سے روزہ افطار کیا،اسکی نمازوں میں چارسونمازوں کا اضافہ کردیا جاتا ہے۔(الاحادیث الموضوعه ص:۹۳)

27- جس نے رمضان کا ایک روزہ بلا عذر ترک کیا،وہ اسکے بدلے میں تیس روزے رکھے،اور جو دو روزے چھوڑے،وہ ساٹھ روزے رکھے،اور جس نے تین روزے ترک کیئے،وہ نوّے روزے رکھے۔(الاحادیث الموضوعه ص: ۹۴)

28- ایامِ بیض(چاند کی ۱۳،۱۴،۱۵ تاریخ) کے روزے رکھو، پہلے دن کے روزے کا ثواب تین ہزارسال کے روزوں کے برابر ہے،دوسرے دن کے روزے کا دس ہزار سال اور تیسرے دن کے روزے کا بیس ہزارسال کے روزوں کے برابر ہے،ایک روایت میں دس ہزار،ایک لاکھ اور تین لاکھ کے برابر آیا ہے۔(الاحادیث الموضوعه ص:۹۵)

29- رجب اللہ کا مہینہ ہے،جس نے رجب کے دوروزے رکھے،اسکے لئے دوگنا اجر ہے،اور ایک گنا کا وزن ایک پہاڑ کے برابر ہے۔(ضعیف الجامع ۳/۸۰ ، الموضوعه ص:۱۰۰)

30- مجھے سب سے پیارا بندہ وہ ہے، جو سب سے جلدی روزہ افطار کرتا ہے۔(ضعیف الجامع ۱۰۸/۴،مشکوٰۃ:۱۹۸۹،بتحقیق الالبانی)

31- تین آدمیوں کی دعاء اللہ رد نہیں کرتا، روزہ دار، جب تک کہ افطار نہ کر لے، مظلوم، جب تک کہ وہ غلبہ نہ پالے اور مسافر، جب تک کہ وہ واپس نہ لوٹ آئے۔(ضعیف الجامع ۴۹/۳)

32- جس نے تین کام کئے، وہ روزہ رکھنے کی طاقت پالیتا ہے، کچھ پینے سے پہلے کھالے، سحری کھائے، قیلولہ کرے۔(ضعیف الجامع ۵۵/۳)

33- تین چیزیں روزہ نہیں توڑتیں: سینگی یا فصد، قے، احتلام۔(ضعیف الجامع ۶۱/۳)

34- تین آدمی اگر مالِ حلال سے کھائیں پئیں تو ان کا اس سلسلہ میں کوئی حساب کتاب نہیں لیا جائے گا: روزہ افطار کرنے والا، سحری کھانے والا، اللہ کی راہ میں پہرہ دینے والا۔(ضعیف الجامع ۶۵/۳،سلسلة الاحادیث الضعیفه:۶۳۱)

35- جس نے رمضان کا ایک روزہ چھوڑا اور اس کی قضاء کرنے سے پہلے فوت ہو گیا، اس پر ہر دن کے بدلے ایک مسکین کے لئے ایک مُدّ غلہ دینا ضروری ہے۔(ضعیف الجامع ۱۷۳/۵)

36- رمضان کے روزے رکھو اور اس کے بعد والے مہینے کے، اور ہر بدھ و جمعرات کے، تب تم ہمیشہ کے روزہ دار شمار ہو گے۔(ضعیف الجامع ۲۶۹/۳،مشکوٰۃ:[۲۰۶۱]،ضعیف الترغیب)

37- حضرت داؤد علیہ السلام والا روزہ رکھو، ایک دن روزہ، ایک دن چھٹی، یہ اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ روزے ہیں، اور وہ وعدہ کر کے وعدہ خلافی نہیں کیا کرتے تھے، اور جب کسی سے ملتے ہیں تو راہِ فرار اختیار نہیں کیا کرتے تھے۔ (ضعیف الجامع ۲۷۰/۳)

38- ماہِ صبر ''رمضان'' کے روزے رکھو اور ہر ماہ کے تین روزے رکھو اور حرمت والے

مہینوں (محرم، رجب، ذوالقعدہ، ذوالحجہ) کا ایک دن روزہ اور ایک دن چھٹی کرو۔(ضعیف الجامع ۲۷۰/۳،ضعیف الترغیب)

39- جس نے رمضان کو پایا اور اس پر سابقہ رمضان کے کچھ روزوں کی قضاء باقی ہے، اس کا کوئی عمل قبول نہیں کیا جائے گا، جب تک کہ وہ سابقہ روزے قضاء نہ کرلے۔(ضعیف الجامع ۱۵۷/۵،سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ: ۸۴۰)

40- شوال کے روزے رکھو۔(ضعیف الجامع ۲۶۹/۳،ضعیف الترغیب)

41- سفر میں رمضان کا روزہ رکھنے والا ایسے ہی ہے، جیسے کہ اس نے روزہ نہیں رکھا ہوا۔ (ضعیف الجامع ۲۶۲/۳ سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ :۴۹۸،ضعیف الترغیب)

42- حضرت نوح علیہ السلام نے ایامِ عیدالفطر وعیدالاضحیٰ کے سوا ہمیشہ روزہ رکھا۔ (ضعیف الجامع ۲۶۴/۳،سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ :۴۵۹)

43- حضرت نوح علیہ السلام نے عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کو چھوڑ کر ہمیشہ روزہ رکھا، حضرت داؤد علیہ السلام نے آدھی عمر روزہ رکھا، حضرت ابراہیم علیہ السلام ہر ماہ کے تین روزے رکھتے تھے۔(ضعیف الجامع ۲۶۴/۳،سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ :۴۵۹)

44- روزہ آنتوں کو تنگ، موٹاپے کو کم اور بندے کو جہنم سے دور کرتا ہے، اور اللہ تعالیٰ کا ایک دسترخوان ہے جسکی نعمتوں کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے، نہ کان نے سنا ہے اور نہ کسی بشر کے دل پر سے ان کا گزر ہوا ہے، اور اس پر صرف روزہ دار ہی بیٹھیں گے۔(ضعیف الجامع ۲۸۵/۳)

45- روزہ جہنم سے حفاظت کرنے والی ڈھال ہے(ضعیف الجامع۲۸۹/۳،ضعیف الترغیب)

46- روزے میں کوئی ریاکاری نہیں ہے، اسی لئے اللہ نے فرمایا ہے: ”روزہ میرے لئے ہے اور اسکی جزاء بھی میں ہی دونگا، کیونکہ بندہ میری خاطر ہی کھانا پینا چھوڑتا

ہے‘‘۔(ضعیفالجامع۳/۲۹۰)

47-روزہ آدھا صبر ہے۔(ضعیف الجامع ۳/۲۹۰)

48-(شعبان کے آخری دن،خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے)ایک مہینہ جس میں ایک نفلی نیکی فرض کے برابر اور ایک فرض ستّر فرضوں کے برابر ہے......اسکا پہلا تہائی حصہ رحمت،دوسرا مغفرت اور تیسرا جہنّم سے نجات ہے......(منکر) ۔

49-رمضان کو اس لئے رمضان کہا جاتا ہے کہ اس میں گناہ جلا دیئے جاتے ہیں۔(الاحادیث الموضوعہ ص:۹۱)

50-ایک دن کا نفلی روزہ رکھنے والے کو اگر زمین بھر کے برابر بھی سونا دے دیا جائے،تب بھی اس کا حق پورا نہیں ہوتا۔(الاحادیث الموضوعہ ص:۹۲)

51-جس نے کسی غیر مَحرم عورت کو اتنا غور سے دیکھا کہ اس پر اسکے جسم کے کپڑوں کے اندر سے اسکے اعضاء کا حجم واضح ہو گیا،اسکا روزہ ٹوٹ گیا۔(الاحادیث الموضوعہ ص:۹۴)

52-جس نے ذوالحج کے پہلے دس دنوں کے روزے رکھے،اسے ہر دن کے بدلے ایک ماہ کے روزوں کا ثواب ملے گا اور یومِ ترویہ[۸ ذوالحج]کے بدلے ایک سال کے روزوں کا اور یومِ عرفہ[۹ ذوالحج]کے بدلے دو سال کے روزوں کا۔(الاحادیث الموضوعہ ص:۹۶)

53-جس نے یکم محرّم اور ذوالحج کے آخری دن کا روزہ رکھا،اس نے سال کا اول و آخر روزہ سے کیا،اللہ اسے اسکے پچاس سالوں کا کفارہ بنا دیتا ہے۔(الاحادیث الموضوعہ ص:۹۶)

54-جس نے محرّم کے پہلے نو دن کے روزے رکھے،اللہ اسکے لئے ایک مربع میل کا گھر ہوا میں بنا دیتا ہے۔(الاحادیث الموضوعہ ص:۹۶)

55- جس نے یومِ عاشوراء[۱۰ محرّم] کا روزہ رکھا، اللہ اسے دس ہزار فرشتوں کا ثواب عطا کرتا ہے۔(الاحادیث الموضوعہ ص:۹۶)

56- اللہ نے بنی اسرائیل پر سال میں صرف ایک دن عاشوراء[۱۰ محرّم] کا روزہ فرض کیا تھا، تم بھی یہ روزہ رکھو، اوراس دن اپنے گھر والوں پر کھانے پینے میں وسعت کرو، اسی دن اللہ نے حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول کی تھی۔(الاحادیث الموضوعہ ص:۹۶)

57- جس نے رجب کے تین روزے رکھے، اسے ایک ماہ کے روزوں کا ثواب ملے گا، جس نے سات روزے رکھے، اس پر اللہ جہنم کے ساتوں دروازے بند کردے گا، اور جو آٹھ روزے رکھے، اسکے لئے اللہ جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیتا ہے، اور جو پندرہ روزے رکھے، اللہ اسکا حساب آسان کردیتا ہے۔(الاحادیث الموضوعہ ص:۱۰۰)

58- رجب بڑا عظمت والا مہینہ ہے، جس نے اسکا ایک روزہ رکھا، اسے ہزار سال کے روزوں کا ثواب ملتا ہے۔(الاحادیث الموضوعہ ص:۱۰۱)

59- جس نے رجب کا ایک دن کا روزہ رکھا، اسے ایک ماہ[ایک روایت میں ایک سال] کے روزوں کا ثواب ملے گا۔(الاحادیث الموضوعہ ص:۱۰۱)

60- جس نے رجب کی ایک رات کا قیام اوردن کا روزہ رکھا، اللہ اسے جنت کے پھلوں میں سے پھل کھلائے گا۔(الاحادیث الموضوعہ ص:۱۰۱)

61- جب رمضان آتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تمام اسیروں[قیدیوں] کو چھوڑ دیتے، اور ہر سائل کو کچھ نہ کچھ ضرور دیتے۔(العلل المتناهية فی الاحادیث الواهية ۳۹/۲)

62- جس نے شروع سے لیکر آخر رمضان تک باجماعت نماز پڑھی، اسے لیلۃ القدر سے حصہ مل

گیا۔(الاحادیث الواھیۃ ۴۰/۲)

63- جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو ہر آسمان پر ایک منادی یہ آواز لگاتا ہے: ''کوئی توبہ کرنے والا ہے کہ اسکی توبہ قبول کی جائے؟ کوئی دعاء کرنے والا ہے کہ اسکی دعاء قبول کی جائے؟ کوئی مظلوم ہے کہ اسکی مدد کی جائے؟ کوئی مغفرت طلب کرنے والا ہے کہ اسکی مغفرت کی جائے؟ کوئی سوال کرنے والا ہے کہ اسکا مطالبہ پورا کیا جائے؟'' اور فرمایا: ''ہر رات پورا مہینہ خود اللہ تعالیٰ یہ آواز لگاتا ہے: اے میرے بندو اور بندیو! خوشخبری پاؤ، صبر کرو اور اس پر قائم رہو، قریب ہے کہ میں تم سے سختی ختم کر کے تم پر اپنا رحم و کرم کروں''۔(الاحادیث الواھیۃ ۴۱/۲)

64- جب عید کے دن لوگ عید گاہ میں جمع ہوتے ہیں تو اللہ فرشتوں سے پوچھتا ہے: اے میرے فرشتو! جب کوئی مزدور اجرت کر کے فارغ ہو جائے تو اسکی جزاء کیا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں: اے ہمارے رب! اسکی جزاء یہ ہے کہ انہیں انکی پوری پوری مزدوری دی جائے، اللہ کہتا ہے: یہ میرے بندے اور میرے بندوں کی اولاد ہیں، میں نے انہیں روزوں کا حکم فرمایا، انھوں نے میری اطاعت کی اور فریضہ پورا کیا، پھر ایک منادی آواز لگاتا ہے: اے امتِ محمد ﷺ! رشد و ہدایت کے ساتھ واپس لوٹ جاؤ، میں نے تمہیں بخش دیا ہے۔(العلل ۴۳/۲)

65- جنت سارا سال ماہِ رمضان کے لئے سجتی رہتی ہے......اور حوریں کہتی ہیں: اے اللہ! اپنے بندوں میں سے ہمارے شوہر بنا، جن سے ہم اپنی اور ہم سے وہ اپنی آنکھیں ٹھنڈی کریں۔(الواھیۃ ۴۶/۲)

66- رمضان میں گناہ کرنے سے بچو......رمضان میں نیکیاں بھی کئی گنا کی جاتی ہیں اور اسی طرح گناہ بھی کئی گنا کر دیئے جاتے ہیں۔(الواھیۃ ۴۸/۲)

67- جس نے خاموشی کے ساتھ رمضان کا روزہ رکھا اور اپنے کان، آنکھوں اور تمام اعضاءِ جسم کو حرام اور جھوٹ سے بچایا، وہ قیامت کے دن اللہ کے اتنا قریب ہوگا کہ اسکا گھٹنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے گُھٹنے سے چُھوئے گا۔(الواھیة ۵۰/۲)

68- نبی ﷺ نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ بن ابی طالب کو کسی کو سینگی لگاتے دیکھ کر فرمایا: ان دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا، پھر آپ ﷺ نے اس کی اجازت فرمادی۔(الواھیة ۵۱/۲)

69- سینگی لگانے اور لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا۔(الواھیة ۵۲/۲)

70- جس نے [روزے کی حالت میں اپنی بیوی کا] بوسہ کیا، جبکہ وہ بھی روزے سے ہے تو دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا۔(الواھیة ۵۳/۲)

71- حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے نفلی روزہ توڑ دیا، آپ ﷺ نے انھیں اسکی قضاء کرنے کا حکم فرمایا۔ (الواھیة ۵۴/۲)

72- روزے دار کیلئے تحفہ تیل اور [بخور والی] انگیٹھی ہے۔(الواھیة ۵۵/۲)

73- جس نے روزہ رکھا، اسکے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، اسکے اعضاء اللہ کی تسبیح بیان کرتے ہیں، تمام اہلِ آسمان اسکے لئے مغفرت کی دعائیں کرتے ہیں اور حوریں کہتی ہیں: اے اللہ! اسے جلد ہمارے پاس لے آ، ہم اسے دیکھنے کی مشتاق ہیں۔ (الواھیة ۵۶/۲)

74- جس نے عید الفطر کے دن روزہ رکھا، اس نے گویا عمر بھر روزہ رکھا۔(الواھیة ۵۷/۲)

75- نبی ﷺ نے کبھی جمعہ کا روزہ نہیں چھوڑا۔(الواھیة ۵۹/۲)

76- جس نے کسی حرمت والے مہینے کی جمعرات، جمعہ اور ہفتہ کے روزے رکھے، اللہ اسکے

لئے نو سال کی عبادت لکھ دیتا ہے۔(الواھیة ۲/۱٦۴)

77- جنت میں رجب نام کی ایک نہر ہے، جس نے ماہِ رجب کا ایک دن کا روزہ رکھا، اللہ اسے اس نہر کا پانی پلائے گا۔(الواھیة ۲/٦۵)

قارئینِ کرام !

ہم نے یہاں بعض روایات کے صرف معروف حصے ذکر کئے ہیں، جبکہ وہ احادیث لمبی ہیں، البتہ حوالہ جات درج کر دیئے ہیں، تا کہ بحث وتحقیق اور مراجعت کرنے والوں کیلئے آسانی رہے۔ ضعیف روایات کو دلیل بنا کر بیان کرنا تو اہلِ علم کے نزدیک جائز نہیں، البتہ انکے ضعف و کمزوری کو واضح کرنے کیلئے انکا بیان جائز ہے اور اسی ثانی الذّکر مقصد کے تحت ہم نے درجِ بالا روایات ذکر کردی ہیں، تا کہ انہیں معرضِ استدلال میں لانے سے گریز کیا جا سکے۔



مختصر مسائلِ زکوٰۃ [1]

ارکانِ اسلام میں ایمان ،نماز اورروزہ کے بعدزکوٰۃ دینِ اسلام کا انتہائی اہم رکن ہے۔اللہ تعالیٰ نے اس کاحکم قرآن شریف میں کم وبیش اسّی (۸۰) مرتبہ دیا ہے۔زکوٰۃ کا لغوی معنیٰ ہے:

''بڑھنا''،''پاک ہونا'' ارشادِ باری تعالیٰ ہے:''وہ شخص کامیاب ہوگیا،جس نے اپنے آپ کو پاک کیا''۔(الاعلیٰ:۱۴)

قرآن شریف میں ہے:

۱۔''نماز قائم کرو،زکوٰۃ دو،اوررسول کی اطاعت کرو،تاکہ تم پررحم کیا جائے۔''(سورۂ نور:۵۶)

۲۔''اور جو زکوٰۃ تم لوگ اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے دیتے ہو،اس سے دراصل دینے والے اپنے مال میں اضافہ کرتے ہیں''۔(سورۂ روم:۳۹)

۳۔''اے نبی!تم انکے اموال سے زکوٰۃ لے کرانہیں گناہوں سے پاک کرو''۔(سورۂ توبہ:۱۰۳)

زکوٰۃ ادانہ کرنے والوں کے لئے حکمِ الٰہی:

۱۔''تباہی ہے،ان مشرکوں کے لئے جوزکوٰۃ نہیں دیتے،اورآخرت کے منکر ہیں''۔

(سورۂ حٰم سجدہ:۶۔۷)

۲۔''جن لوگوں کواللہ نے اپنے فضل سے مال دیا ہےاوروہ بخل سے کام لیتے ہیں،اس خیال میں نہ رہیں کہ یہ انکے حق میں بہتر ہے،بلکہ یہ بہت براہے،اس بخل سے جو کچھ وہ جمع کررہے ہیں،

[1] یہ مختصر مسائلِ زکوٰۃ فقہ السنہ محمد عاصم الحداد سے ماخوذ ہیں،جبکہ مصارفِ زکوٰۃ تفسیر احسن البیان حافظ صلاح الدین یوسف سے۔

اسے قیامت کے دن طوق بنا کر ان کے گلے میں ڈالا جائے گا''۔(سورۂ آل عمران:۱۸۰)

۳۔''دردناک سزا کی خوشخبری سنا دو، ان لوگوں کو جو سونا اور چاندی جمع رکھتے ہیں اور انہیں اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔ایک دن آئے گا کہ ایسے سونے چاندی پر جہنم کی آگ دہکائی جائے گی پھر اسی سے ان لوگوں کی پیشانیوں اور پیٹھوں کو داغا جائے گا اور کہا جائے گا: یہ ہے وہ خزانہ جو تم نے اپنے لئے جمع کیا۔لو اپنی سمیٹی ہوئی دولت کا مزا چکھو''۔(سورۂ توبہ :۳۴۔۳۵)

نبی ﷺ نے فرمایا ہے:

''اس صدقہ سے کوئی مال کم نہیں ہوتا۔مظلوم کی بدعاء سے ڈرتے رہو، کیونکہ اسکے اور اللہ کے درمیان کوئی چیز حائل نہیں''۔

زکوٰۃ فرض ہونے کی شرائط:

زکوٰۃ فرض ہونے کی دو شرائط ہیں:

۱۔وہ مال بہ قدرِ نصاب یا اس سے زیادہ ہو۔نصاب سے مراد وہ کم سے کم مقدار ہے جو شریعت نے مختلف چیزوں کیلئے مقرر کی ہے۔

۲۔اس پر ایک قمری (ہجری) سال گزر چکا ہو۔البتہ زمین کی پیداوار پر ایک سال کی شرط نہیں۔ فصل کاٹنے اور صاف کر لینے کے ساتھ ہی ادا کی جائے۔اسی طرح کانوں اور دبے ہوئے خزانوں کے لئے بھی ایک سال کی شرط نہیں۔

یہ ہر آزاد مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے،جس میں مندرجہ بالا شرائط پائی جائیں۔اگر مال کا مالک بچہ یا ناسمجھ آدمی ہو، تب بھی سرپرست پر فرض ہے کہ زکوٰۃ ادا کرے۔قرض اگر نصاب کے مال سے زیادہ ہو تو زکوٰۃ فرض نہیں۔

مشترکہ کھاتہ (کمپنی):

☆**امام ابوحنیفہؒ وامام مالکؒ:** کسی پر زکوٰۃ اس وقت تک واجب نہیں ہے جب تک ان میں سے ہر ایک کا حصہ بقدر نصاب نہ ہو۔

☆**امام شافعیؒ:** مشترک مال کا حکم ایک ہی شخص کے مال کا ہے۔

☆**وجۂ اختلاف:** نبی ﷺ کے ارشاد: ''پانچ اوقیہ (۵۰=۵۲تولہ) سے کم چاندی پر زکوٰۃ نہیں ہے۔'' سے یہ واضح نہیں کہ آیا یہ حکم صرف اس وقت ہے، جبکہ مال صرف ایک ہی شخص کی ملکیّت ہو، یا اس وقت بھی ہے جبکہ کئی شریک ہوں۔بعض آئمہ پہلی صورت پر اور بعض دوسری پر متفق ہیں۔اور دوسری ہی صحیح ہے، کیونکہ ارشادِ نبوی ﷺ ہے:''زکوٰۃ کے ڈر سے نہ متفرّق مال کو اکٹھا کیا جائے اور نہ اکٹھے کو الگ الگ۔'' (صحیح بخاری)

اموالِ زکوٰۃ (جن پر زکوٰۃ فرض ہے):

ا۔سونا اور چاندی (نقدی) ۲۔مالِ تجارت ۳۔زرعی پیداوار

۴۔مویشی ۵۔کان اور دبے ہوئے خزانے

وہ اشیاء جن پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے:

ذاتی استعمال کی اشیاء، ذاتی مکان یا مکان کی تعمیر کیلئے پلاٹ، ذاتی استعمال کی اشیاء (مثلاً کار، فرنیچر، فرج، حفاظتی ہتھیار یا مویشی خواہ کتنی ہی قیمت کے ہوں) پر زکوٰۃ نہیں۔

A۔سونا اور چاندی: اِن پر چالیسواں حصہ (۱/۴۰ یا ۲.۵۰٪) زکوٰۃ ادا کرے گا:

(ا) سونا: ساڑھے سات (۷.۵۰) تولے سے زیادہ ہو تو چالیسواں حصہ یعنی ۲.۵۰٪ زکوٰۃ ہے۔ جبکہ ملکیّت میں ایک سال گزر جائے۔اصل اعتبار وزن کا ہوگا، قیمت کا نہیں۔

☆**عورت کے زیورات کی زکوٰۃ:** اگر چہ اس مسئلہ میں اختلافِ رائے ہے،لیکن علماء کے صحیح تر قول کے مطابق زکوٰۃ دینی چاہیئے۔

(۲) چاندی: ساڑھے باون (۵۲.۵۰) تولے سے زیادہ ہو تو چالیسواں حصہ یعنی ۲.۵۰٪ زکوٰۃ ہے، جبکہ ملکیّت میں ایک سال گزر جائے۔ اصل اعتبار وزن کا ہوگا قیمت کا نہیں۔

☆**نصاب کیا ہے؟:** کیا استعمال کیلئے کوئی زیریں حد مقرر ہے؟ یا نصاب ہی حد ہے؟ سونے کا نصاب ساڑھے سات (۷/۵۰) تولے۔ چاندی کا ساڑھے باون (۵۲/۵۰) تولے۔ ایک سال گزرنے پر، ۲/۵۰٪ زکوٰۃ ہوگی۔ سونے اور چاندی کی قیمت کا اندازہ موجودہ بھاؤ (قیمت فروخت) کے مطابق لگا کر زکوٰۃ ادا کرنی چاہیئے۔

B۔مالِ تجارت: مالِ تجارت پر زکوٰۃ فرض ہے:

C۔زرعی پیداوار:

زمین کی پیداوار پر زکوٰۃ قرآن، سنت، اور اجماعِ امت، تینوں کی رو سے فرض ہے۔

۱۔خود بخود سیراب ہونے والی زمین پر فصل یا غلے کا عُشر یعنی دسواں حصہ (۱۰٪) ہے۔

۲۔مصنوعی ذرائع سے سیراب ہونے والی زمین پر فصل یا غلے کا نصفِ عُشر یعنی بیسواں حصہ (۵٪) ہے۔

☆**فصل یا غلے کی اقسام:** گندم، جو، کھجور، کشمش، جوار، مکئی، باجرہ، چاول وغیرہ۔

D۔غلوں اور پھلوں کا نصاب:

☆**غلوں اور پھلوں کا نصاب:** جمہور کے نزدیک ۵ وسق یعنی تقریباً ۷۲۵ کلوگرام کے برابر ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”غلوں اور پھلوں پر

۵ وسق (۶۵۵ کلوگرام) سے کم پر زکوٰۃ نہیں ہے۔" (صحیحین، سُننِ اربعہ، مسند احمد)

شافعیہ، مالکیہ اور حنابلہ کا اس پر اتفاق ہے کہ غلوں کا نصاب پانچ وسق ۶۵۵ کلوگرام ہے، جبکہ وہ خشک ہو چکے ہوں اور انہیں چھلکوں وغیرہ سے صاف کرلیا گیا ہو۔

☆ غلوں اور پھلوں کی شرح زکوٰۃ:

زمین کے قدرتی ذرائع (بارش وغیرہ) سے سیراب ہونے پر عُشر (دسواں حصّہ) اور مصنوعی ذرائع سے سیراب ہونے پر نصفِ عُشر (بیسواں حصّہ) زکوٰۃ ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جو زمیں آسمان (بارش، برف، اوس، اولے) یا قدرتی چشموں سے سیراب ہو، اس پر عُشر اور دوسرے مصنوعی ذرائع سے سیراب کی جانے والی پر نصفِ عُشر ہے۔" (بخاری، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

☆ پھلوں کا عُشر، بذریعہ خرص:

(خرص یعنی تخمینہ، اندازہ) پھل پک جائے تو توڑنے سے پہلے عشر کی مقدار کا پتہ کرنے کیلئے تخمینہ واندازہ لگانا خرص کہلاتا ہے۔

☆ مویشی: حدیث میں زکوٰۃ کیلئے تین قسم کے جانوروں کا ذکر ہے۔

۱۔ اونٹ ۲۔ گائے (بھینس) ۳۔ بھیڑ بکری

۱۔ اونٹ:

حدیث: "24 سے کم اونٹ ہوں تو ہر 5 اونٹوں پر ایک بکری زکوٰۃ اور 25 اونٹ ہو جائیں تو ان پر ایک سال کی ایک اونٹنی"

نصاب: (۱) 4 اونٹوں پر کوئی زکوٰۃ نہیں اِلّا یہ کہ مالک خود دینا چاہے۔ (۲) 5 سے 9 اونٹوں

پر ایک بکری۔(۳) 10 سے 14 اونٹوں پر 2 بکریاں۔ (۴) 15 سے 19 اونٹوں پر 3 بکریاں۔(۵) 20 سے 24 اونٹوں پر 4 بکریاں۔(۶) 25 سے 35 اونٹوں پر ایک سال کی ایک اونٹنی۔ (۷) 36 سے 45 اونٹوں پر 2 سال کی ایک اونٹنی جو تیسرے سال لگ چکی ہو۔

(۸) 46 سے 60 اونٹوں پر 3 سال کی ایک اونٹنی جو چوتھے سال لگ چکی ہو۔

(۹) 61 سے 75 اونٹوں پر 4 سال کی ایک اونٹنی ،جو پانچویں سال میں لگ چکی ہو۔

(۱۰) 76 سے 90 اونٹوں پر 2 سال کی دو اونٹنیاں، جو تیسرے سال میں لگ چکی ہوں۔

(۱۱) 91 سے 120 اونٹوں پر 3 سال کی تین اونٹنیاں جو چوتھے سال میں لگ چکی ہوں۔

اور جب اونٹ 120 سے زیادہ ہوں تو ہر چالیس اونٹوں پر 2 سال کی ایک اونٹنی اور ہر پچاس اونٹوں پر تین سال کی ایک اونٹنی زکوٰۃ ہوگی۔(بخاری،ابوداؤد،ترمذی)

۲۔ گایوں بھینسوں پر زکوٰۃ: (۱) 30 سے کم تعداد پر زکوٰۃ نہیں ،لیکن 30 پر ایک سال کا بچھڑا یا بچھیا۔(۲) 40 پر 2 سال کا بچھڑا یا بچھیا۔(احمد،ترمذی،ابوداؤد،نسائی،ابنِ ماجہ)

۳۔ بکریوں اور بھیڑوں پر نصاب:

(۱) 40 سے کم پر کوئی زکوٰۃ نہیں۔(۲) 40 سے 120 پر ایک بکری۔

(۳) 121 سے 200 پر 2 بکریاں۔(۴) 200 سے 300 پر 3 بکریاں،300 سے زائد ہر سَو (100) بکریوں پر ایک بکری کے حساب سے زکوٰۃ ادا کریں۔گدھوں،گھوڑوں اور خچروں پر کوئی زکوٰۃ نہیں ہے،لیکن اگر تجارت کیلئے رکھے ہوئے ہیں تو زکوٰۃ واجب ہے۔

۴۔ کانیں اور معدنیات: اِن پر 20% زکوٰۃ ہے،جو پائے جانے یا نکالنے کے ساتھ ہی ادا کرنی چاہیئے نہ کہ ایک سال گزرنے کے بعد۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اور تقسیم:

۱۔زکوٰۃ جلدازجلدادا کرنی چاہیئے۔پیشگی بھی ادا کی جاسکتی ہے۔

۲۔زکوٰۃ جہاں سے نکالے وہیں ادا کردینی چاہیئے۔دوسری جگہ منتقل نہ کی جائے،ہاں اگرزیادہ ہو یا بچ جائے،تو دوسری جگہ بھیجی جاسکتی ہے۔رسولِ کریم ﷺ دوسری جگہوں سے آیا ہوا زکوٰۃ کا مال اہلِ مدینہ یا مہاجرین میں تقسیم فرمایا کرتے تھے۔

وہ لوگ جن پر زکوٰۃ حرام ہے:

۱۔غنی اور مُکتسب (تندرست کما سکنے والا)۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا''جوشخص اپنا مال بڑھانے کیلئے لوگوں سے سوال کرتا ہے وہ آگ کے انگارے مانگتا ہے۔اسے اختیار ہے چاہے انکی مقدار زیادہ کرے یا کم''۔

۲۔نبی ﷺ کا خاندان۔

۳۔غیر مسلم۔البتہ بعض شکلوں میں ممکن ہے،جن کا ذکر آگے''مصارفِ زکوٰۃ''میں آرہا ہے۔

۴۔بیوی۔(شوہر بیوی کو زکوٰۃ نہیں دے سکتا)

۵۔اباءواجداداوراولادواحفاد کو زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی۔

وہ لوگ جن کو زکوٰۃ اور صدقہ دینا دوسروں کی نسبت افضل ہے:

۱۔شوہر

۲۔والدین اور اولاد کے سوا دوسرے رشتہ دار، کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے:''سب سے افضل صدقہ وہ ہے جو کسی تنگدست رشتہ دار پر کیا جائے۔''(مختصراً ازفقه السنه،محمدعاصم)

زکوٰۃ کے مصارف ومقامات:

مصارفِ زکوٰۃ آٹھ (۸) ہیں،جن کا ذکر سورۃ التوبہ،آیت ۶۰ میں آیا ہے۔وہ درجِ ذیل ہیں۔

۱۔فقیر: **۲۔مسکین:** یہ دونوں باہم قریب قریب ہی ہیں،حتی کہ ان کا ایک دوسرے پر بھی اطلاق ہوتا ہے۔تاہم دونوں میں یہ بات قطعی ہے کہ جو شخص حاجت مند ہو اور ضروریاتِ زندگی کو پورا کرنے کے وسائل سے محروم ہو،اسے فقیر و مسکین کہا جاتا ہے۔فقیر سے مسکین قدرے بہتر حیثیت رکھنے والا ہوتا ہے اور وہ دستِ سوال بھی دراز نہیں کرتا اور نہ ہی اپنی شکل ایسی بناتا ہے کہ لوگ اسے کچھ دیں،جیسا کہ صحیح بخاری و مسلم کی ایک حدیث سے پتہ چلتا ہے۔

۳۔عاملین: حکومت کے وہ اہل کار جو زکوٰۃ جمع کرنے،اسے تقسیم کرنے اور اسکا حساب کتاب رکھنے پر مامور ہوتے ہیں۔ان کی اجرت یا تنخواہیں مالِ زکوٰۃ سے دی جاسکتی ہیں اور وہ انکے لئے حلال ہے،چاہے وہ مالدار ہی کیوں نہ ہوں۔البتہ نبی ﷺ نے اپنی ذات اور اپنے خاندان (بنی ہاشم) پر اس مد میں بھی زکوٰۃ منع قرار دی ہے۔

۴۔مؤلفۃ القلوب: {1} وہ کافر جو اسلام کی طرف کچھ مائل ہو،اور اسکی مدد کرنے سے اسکے مسلمان ہوجانے کی توقع ہو {2} وہ نو مسلم افراد جنھیں ایسی امداد اسلام پر مضبوط کردینے کا باعث بن سکتی ہو {3} وہ افراد جنھیں امداد دینے کی صورت میں یہ امید ہو کہ وہ اپنے علاقے کے لوگوں کو مسلمانوں پر حملہ آور ہونے سے روکیں گے،یوں مسلمانوں کو کفّار سے تحفّظ حاصل ہوگا.

☆ احناف کے نزدیک یہ مصرف ختم ہوگیا ہے،لیکن یہ بات صحیح نہیں،حالات کے مطابق ہر دور میں اس مصرف پر زکوٰۃ کا پیسہ خرچ کیا جاسکتا ہے۔

۵۔گردنیں آزاد کرانا: غلام آزاد کرانے کیلئے زکوٰۃ کا پیسہ خرچ کیا جاسکتا ہے،وہ مکاتب ہو یا غیر مکاتب۔امام شوکانی کے نزدیک اس میں کوئی فرق نہیں۔

۶۔غارمین: وہ مقروض جو اہل وعیال کے نان ونفقہ کے سلسلہ میں زیر بار ہوگئے ہوں اور قرضہ ادا کرنے کیلئے نہ نقد رقم ہو،نہ کوئی چیز کہ جسے بیچ کر قرض ادا کرسکیں۔دوسرے وہ ذمہ دار اصحابِ ضمانت ہیں کہ کسی کی ضمانت دی اور پھر اسکی ادائیگی کے ذمہ دار قرار پاگئے۔تیسرے وہ لوگ جو کسی فصل کے تباہ ہوجانے یا کاروبار کے خسارہ کی وجہ سے مقروض ہوگئے۔ان سب کی امداد بھی مالِ زکوٰۃ سے کی جاسکتی ہے۔

۷۔فی سبیل اللہ: جہاد ومجاہدین (نان ونفقہ واسلحہ وغیرہ) پر خرچ کرنا۔چاہے مجاہدین مالدار ہی کیوں نہ ہوں۔بعض احادیث کی رو سے حج وعمرہ بھی''فی سبیل اللہ''میں داخل ہے۔

اسی طرح بعض علماء کے نزدیک دعوت وتبلیغِ دین اور نشرواشاعتِ اسلام کے تمام شعبے بھی اسمیں شامل ہیں۔کیونکہ اس سے بھی جہاد کی طرح،اعلائے کلمۃ اللہ ہی مقصود ہوتا ہے۔

۸۔ابنُ السَّبیل: اس سے مراد وہ مسافر ہے،جو دورانِ سفر نقصان ہوجانے یا جیب کٹ جانے وغیرہ سے مستحقِ امداد ہوگیا ہو۔چاہے وہ اپنے گھر یا وطن میں صاحبِ حیثیت ہی کیوں نہ ہو۔زکوٰۃ کی رقم سے اسکی مدد کی جاسکتی ہے۔(مختصراً از تفسیر احسن البیان،مولانا حافظ صلاح الدین یوسف،تفسیر سورۂ توبہ: آیت ۶۰)

وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکتہٗ

ابو عدنان محمد منیر قمر،

الحکمۃ الکبریٰ،الخبر ۳۱۹۵۲ (سعودی عرب)